الدرس السابع

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس (10) چیزیں فطرت میں سے ہیں"

"The Messenger of Allah (ﷺ) said: Ten are the acts according to fitra"

SUNAN-E-FITRAT

سننِ فطرت

كتاب الطهارة

1) مونچھیں کترنا۔
2) داڑھی بڑھانا۔
3) مسواک کرنا۔
4) ناک میں پانی پہنچانا۔
5) ناخن تراشنا۔
6) جوڑوں کو صاف کرنا۔
7) بغل کے بال صاف کرنا۔
8) زیرناف کے بال مونڈنا۔
9) پانی سے استنجاء کرنا۔
10) کلی کرنا۔

حافظ ارشد بشیر عمری مدنی حفظہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

حقوق الطبع محفوظة
©Copyright Reserved

سنن فطرت

SUNAN-E-FITRAT

الدرس السابع

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani
Waffaqahullah

Hafiz, Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A.;
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyderabad, TS, INDIA.
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com I www.askislampedia.com I www.askmadani.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس (10) چیزیں فطرت میں سے ہیں"

"The Messenger of Allah (ﷺ) said: Ten are the acts according to fitra"

SUNAN-E-FITRAT

1. TRIMMING THE MOUSTACHE — مونچھیں کترنا
2. LETTING THE BEARD GROW — داڑھی بڑھانا
3. USING THE MISWAK — مسواک کرنا
4. SNIFFING WATER IN THE NOSE — ناک میں پانی چھڑھانا
5. CUTTING THE NAILS — ناخن تراشنا
6. WASHING THE JOINTS — جوڑوں کو اچھا دھونا
7. PLUCKING/REMOVING THE HAIR UNDER THE ARMPITS — بغل کے بال صاف کرنا
8. SHAVING THE PUBES — زیرِ ناف کے بال مونڈنا
9. CLEANING ONE'S PRIVATE PARTS WITH WATER. — پانی سے استنجاء کرنا
10. RINSING THE MOUTH — کلی کرنا

فطری سنتوں کا تمہیدی بیان

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیمِ وَعَلٰی آلِہ وَاَصْحَابِہ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعد:

فصل اول: فطری سنتوں کا تمہیدی بیان

1 فطرت کا لغوی اور اصطلاحی معنی
2 "اَلْفِطْرَۃِ" کا لغوی معنی
3 "اَلْفِطْرَۃِ" کا اصطلاحی معنی
4 سنن الفطرۃ کی تعداد
5 فطری سنتوں کے ضمن میں پائی جانے والی احادیث
6 سنن الفطرۃ کی حکمتیں

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ سُنَنِ اَلْفِطْرَۃِ یعنی فطری سنتیں

1۔ فطرت کا لغوی اور اصطلاحی معنی

فرمان الٰہی ہے:

﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾

(سورۃ الروم، سورۃ نمبر 30، آیت نمبر:30)

"پس آپ (ﷺ) یک سو ہو کر اپنا منھ دین کی طرف متوجہ کر دیں، اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ))

"پیدا ہونے والے تمام (انسان اللہ کے بنائے ہوئے قانونِ) فطرت پر پیدا ہوتے ہیں۔"

(صحیح مسلم، کتاب القدر، تمام بچوں کی ولادت فطرت پر ہوتی ہے۔۔۔ الخ، حدیث نمبر: 2658[6755])

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ

تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ"، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ سورة الروم آية 30.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور جنتا ہے۔ کیا تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں، یہی "دین القیم" ہے۔

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "Every child is born with a true faith of Islam (i.e. to worship none but Allah Alone) but his parents convert him to Judaism, Christianity or Magainism, as an animal delivers a perfect baby animal. Do you find it mutilated?" Then Abu Huraira recited the holy verses: "The pure Allah's Islamic nature (true faith of Islam) (i.e. worshipping none but Allah) with which He has created human beings. No change let there be in the religion of Allah (i.e.

joining none in worship with Allah). That is the straight religion (Islam) but most of men know, not(30.30)".

(صحیح بخاری / کتاب: جنازے کے احکام و مسائل / باب: ایک بچہ اسلام لایا پھر اس کا انتقال ہو گیا، تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ اور کیا بچے کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جا سکتی ہے؟ حدیث نمبر: 1359، صحیح مسلم / تقدیر کا بیان / باب: ہر بچہ کے فطرت پر پیدا ہونے کے معنی اور کفار کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کی موت کا حکم کے بیان میں۔ حدیث نمبر: 2658)

"فَطَرَ"۔ فعل

"اَلْفِطْرَۃِ" کے بہت سارے معنی پائے جاتے ہیں مثلاً: پیدائش، خلقت، شروعات، ابتداء، اختراع یعنی کہ گھڑنا۔

2۔ "اَلْفِطْرَۃِ" کا لغوی معنی

لفظ "اَلْفِطْرَۃِ" کے اصلی حروف "ف، ط، ر" اور یہ فعل ثلاثی مجرد کے باب نصر کا اسم ہے، جس کے بہت سے معنی ہیں جیسے پیدائش، خلقت، شروعات و ابتداء، اختراع یعنی گھڑنا وغیرہ۔

ہر پیدا ہونے والی کی وہ حالت یا صفت یا "Nature" جس پر اس کا وجود اس کی پیدائش

ہی سے قائم رہتا ہے اور فطرتِ سلیمہ یعنی ایک ایسی فطرت جس میں کوئی عیب نہ پایا جاتا ہو۔

3۔ "اَلْفِطْرَۃِ" کا اصطلاحی معنی

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں کہتے کہ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((ذَهَبَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ إِلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْفِطْرَةِ هُنَا السُّنَّةُ))

علمائے کرام کی اکثریت اس بات کی طرف گئی ہے کہ یہاں پر "اَلْفِطْرَۃِ" سے مراد سنت (طریقہ) ہے۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

((وَ كَذَا قَالَهُ غَيْرُهُ قَالُوا وَالْمَعْنَى أَنَّهَا مِنْ سُنَنِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ الْمعنى بِالْفِطْرَةِ))

اور کئی دوسرے علمائے کرام کے اقوال اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس کا معنی اور مطلب یہ ہے کہ "اَلْفِطْرَۃِ" سے مراد انبیائے کرام کی سنتیں ہیں، علمائے کرام کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اس سے مراد (دین) فطرت (یعنی دین اسلام ہے جو دین فطرت) ہے۔

(فتح الباری لابن حجر: 10/ 337)

امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"فِيهِ «كُلُّ مولودٍ يُولد عَلَى الفِطرَة» الفَطْرُ: الابْتداء والاخْتراع.

والفِطْرَۃ"

((أَیْ مِنَ السُّنَّة. یَعْنِی سُنَنَ الْأَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ الَّتِی أُمِرنا أَنْ نَقتَدِیَ بِهِمْ [فِیهَا]))

کہ "کلُّ مولودٍ یُولد عَلَى الفِطْرَۃ" میں موجود لفظ "الفَطْرُ" کا معنی، ابتداء اور ایجاد ہے اور "الفِطْرَۃ" سے مراد سنت ہے اور سنت سے مراد انبیاء علیہم السلام کی وہ سنتیں ہیں جن کی پیروی کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

(النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر لابن اثیر: 3/457، "حرف الفاء باب الفاء مع الطاء [فطر]")

4۔ سنن الفطرۃ کی تعداد

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کی بتائی ہوئی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

((وَذَكَرَ بن الْعَرَبِيِّ أَنَّ خِصَالَ الْفِطْرَةِ تَبْلُغُ ثَلَاثِينَ خَصْلَةً فَإِذَا أَرَادَ خُصُوصَ مَا وَرَدَ بِلَفْظِ الْفِطْرَةِ فَلَيْسَ كَذَلِكَ وَإِنْ أَرَادَ أَعَمَّ مِنْ ذَلِكَ فَلَا تَنْحَصِرُ فِي الثَّلَاثِينَ بَلْ تَزِيدُ كَثِيرًا وَأَقَلُّ مَا وَرَدَ فِي خِصَالِ الْفِطْرَةِ حَدِيثُ بن عُمَرَ الْمَذْكُورُ قَبْلُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ إِلَّا ثَلَاثًا))

یعنی ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سنن الفطرۃ کی تعداد تیس (30) تک پہنچتی ہے اگر ان کی مراد خاص سنن الفطرۃ کی ہے جو لفظ الفطرۃ کے ساتھ بیان کی

گئی ہیں تو ان کی تعداد اتنی نہیں ہے اور اگر ان کی مراد عام خصائل فطرت سے ہے تو پھر یہ تعداد تیس(30) سے بھی زیادہ تک پہنچ جاتی ہے اور ان میں سب سے کم سنن الفطرۃ کی تعداد تین(3) تک بیان کی جاتی ہے جیسا کہ عبداللہ ابن عمر کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

(فتح الباری لابن حجر: 10/ 337، کتاب اللباس، باب قص الشارب)

فطری سنتیں

5۔ فطری سنتوں کے ضمن میں پائی جانے والی احادیث

کتبِ حدیث میں سننِ فطرت کی تعداد کے متعلق ہمیں تین[3] اہم احادیث ملتی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:

حدیث نمبر1:

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ " . قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ. زَادَ قُتَيْبَةُ قَالَ وَكِيعٌ انْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ))

"عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" دس[10] چیزیں فطرت میں سے ہیں:

1) "قَصُّ الشَّارِبِ"مونچھیں کترنا۔

2) "إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ"داڑھی بڑھانا۔

3) "السِّوَاكُ"مسواک کرنا۔

4) "اسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ"ناک میں پانی پہنچانا۔

5) "قَصُّ الأَظْفَارِ"ناخن تراشنا۔

6) "غَسْلُ الْبَرَاجِمِ"انگلیوں کے پوروں / جوڑوں کو دھونا۔

7) "نَتْفُ الإِبْطِ"بغل کے بال صاف کرنا۔

8) "حَلْقُ الْعَانَةِ"زیرناف کے بال صاف کرنا۔

9) "انْتِقَاصُ الْمَاءِ"پانی سے استنجاء کرنا۔

10) "الْمَضْمَضَةَ"کلی کرنا۔

مونچھیں کترنا، دوسری داڑھی چھوڑ دینا، تیسری مسواک کرنا، چوتھی ناک میں پانی ڈالنا، پانچویں ناخن کاٹنا، چھٹی پوروں کا دھونا (کانوں کے اندر اور ناک اور بغل اور رانوں کا دھونا) ساتویں بغل کے بال اکھیڑنا، آٹھویں زیرِ ناف کے بال لینا، نویں پانی سے استنجا کرنا و (یا شرم گاہ پر وضو کے بعد تھوڑا سا پانی چھڑک لینا) مصعب نے کہا: میں دسویں بات بھول گیا۔ شاید کلی کرنا ہو۔ وکیع نے کہا: "انْتِقَاصُ الْمَاءِ" سے (جو حدیث میں وارد ہے) استنجاء مراد ہے۔

'A'isha reported: The Messenger of Allah(ﷺ) said: Ten are the acts according to fitra: clipping the

moustache, letting the beard grow, using the tooth-stick, snuffing water in the nose, cutting the nails, washing the finger joints, plucking the hair under the armpits, shaving the pubes and cleaning one's private parts with water. The narrator said: I have forgotten the tenth, but it may have been rinsing the mouth.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب : فطرتی خصلتوں کا بیان ۔حدیث نمبر:604،261، سنن ابوداود:53۔ سنن النسائی:5055، سنن ابن ماجہ:293)

حدیث نمبر2:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً " الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ، الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ "))

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کیا کہ فطری امور پانچ ہیں یا یہ فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے تعلق رکھتی ہیں:

1) "الْخِتَانُ" ختنہ کرانا۔

2) "الِاسْتِحْدَادُ" زیرناف کے بال مونڈنا۔

3) "نَتْفُ الْإِبْطِ" بغل کے بال نوچنا۔

4) "تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ" ناخن ترشوانا۔

5) "وَقَصُّ الشَّارِبِ"مونچھ کم کرانا۔"

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "Five practices are characteristics of the Fitra: circumcision, shaving the pubic region, clipping the nails and cutting the moustaches short".

(صحیح بخاری / کتاب: لباس کے بیان میں / باب : مونچھوں کا کتروانا۔حدیث نمبر: 5889۔ صحیح مسلم:597، سنن ابو داود:4198، سنن ابن ماجہ:292)

حدیث نمبر3:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"))

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1) "حَلْقُ الْعَانَةِ"موئے زیر ناف مونڈنا۔

2) "تَقْلِيمُ الأَظْفَارِ "ناخن تر شوانا۔

3) "قَصُّ الشَّارِبِ"مونچھ کترانا۔ فطری سنتیں ہیں۔

(صحیح بخاری، لباس کے بیان میں، باب: ناخن ترشوانے کا بیان، حدیث نمبر:5890)

درج بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فطری سنتیں جملہ گیارہ 11 ہیں، ان کی تعداد کے تعلق سے علماء کرام کے مختلف اقوال نقل کئے جاتے ہیں اور اکثر علماء نے ان کی تعداد

10 بتائی ہے اور بعض نے ان سے کچھ زیادہ اور بعض نے کچھ کم ذکر کی ہے، چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

((وَأَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ عَشْرَةٌ فَمَعْنَاهُ مُعْظَمُهَا عَشْرَةٌ كَالْحَجِّ عَرَفَةَ فَإِنَّهَا غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ فِي الْعَشَرَةِ: وَيَدُلُّ عَلَيْهِ رِوَايَةُ مُسْلِمٍ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ وَأَمَّا ذِكْرُ الْخِتَانِ))

فرمان نبوی ﷺ "فطری سنتیں دس ہیں" کا معنی یہ ہے کہ فطری سنتوں کی زیادہ تر تعداد دس ہے اور یہ آپ ﷺ کے فرمان "الْحَجُّ عَرَفَةَ"، "حج عرفہ میں ٹھہرنے کا نام ہے" کی طرح ہے، اس لئے فطری سنتیں، دس (10) کی تعداد میں محدود و محصور نہیں ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں فطری سنتوں کی تعداد دس (10) بتائی گئی ہیں جبکہ اس میں "ختنہ" کا ذکر موجود نہیں ہے۔

(المجموع شرح المہذب: 1/ 184-185، کتاب الطہارۃ باب السواک)

6۔ سنن الفطرۃ کی حکمتیں

((مَصَالِحُ دِينِيَّةٌ وَدُنْيَوِيَّةٌ تُدْرَكُ بِالتَّتَبُّعِ ,مِنْهَا : تَحْسِينُ الْهَيْئَةِ , وَتَنْظِيفُ الْبَدَنِ جُمْلَةً وَتَفْصِيلًا , وَالِاحْتِيَاطُ لِلطَّهَارَتَيْنِ , وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمُخَالِطِ وَالْمُقَارِنِ بِكَفِّ مَا يَتَأَذَّى بِهِ مِنْ رَائِحَةٍ كَرِيهَةٍ ,وَمُخَالَفَةُ شِعَارِ الْكُفَّارِ مِنَ الْمَجُوسِ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَعُبَّادِ الْأَوْثَانِ ,وَامْتِثَالُ أَمْرِ الشَّارِعِ ,وَالْمُحَافَظَةُ عَلَى مَا أَشَارَ إِلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى : (وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ) لِمَا فِي الْمُحَافَظَةِ

عَلَى هَذِهِ الْخِصَال مِنْ مُنَاسَبَة ذَلِكَ , وَكَأَنَّهُ قِيلَ قَدْ حَسُنَتْ صُوَرَكُمْ فَلَا تُشَوِّهُوهَا بِمَا يُقَبِّحهَا , أَوْ حَافِظُوا عَلَى مَا يَسْتَمِرّ بِهِ حُسْنهَا , وَفِي الْمُحَافَظَة عَلَيْهَا مُحَافَظَة عَلَى الْمُرُوءَة وَعَلَى التَّآلُف الْمَطْلُوب , لِأَنَّ الْإِنْسَان إِذَا بَدَا فِي الْهَيْئَة الْجَمِيلَة كَانَ أَدْعَى لِانْبِسَاطِ النَّفْس إِلَيْهِ , فَيُقْبَل قَوْله , وَيُحْمَد رَأْيه , وَالْعَكْس بِالْعَكْسِ))

(فتح الباری لابن حجر:10/ 337)

ان فطری خصلتوں کی اتباع و پیروی سے بہت سی دینی اور دنیوی مصلحتوں و فوائد حاصل ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ مصالح یہ ہیں: شکل وصورت کا حسن وجمال اور جسم کی تمام تر اور تفصیلی نظافت و پاکی حاصل ہوتی ہے اور جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی طہارت و پاکیزگی کا تحفظ ہوتا ہے اور میل جول رکھنے والے اور اپنے مقربین کو ناگوار بو جیسی تکلیف سے بچا کر حسن سلوک پیش کیا جاتا ہے اور مجوس یعنی آتش پرستوں، یہود، نصاری اور بت پرستوں کے شعار کی مخالفت ہوتی ہے اور شارع کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری ہوتی ہے اور فرمان الٰہی میں ذکر کردہ امر " وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ "اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں" کی پابندی ہوتی ہے، کیونکہ ان خصلتوں کی پابندی میں آیت سے مناسبت پائی جاتی ہے، گویا یہ کہا جارہا ہے کہ: تمہاری صورتیں حسن وجمال کی حامل ہیں تو انہیں بدنما و بھدی بنانے والی چیزوں سے بدشکل و بھونڈی نہ بناؤ یا ایسے امور کی پابندی کرو جن سے ان کا حسن وجمال

ہمیشہ بر قرار رہے، اور ان کی نگہبانی میں شرافت وبلند نظری اور مطلوبہ محبت وانسیت کا تحفظ کیا جاتا ہے کیونکہ اگر انسان، حسن وجمال کی شکل وصورت اختیار کئے ہوئے لوگوں کے سامنے آئے تو ایسا شخص، نفوس انسانی میں فرح وشادمانی کا بڑا سبب و محرک ہوتا ہے، نیز اس کی بات مانی جاتی ہے اور اس کی رائے وخیال، قابل ستائش ہوتی ہے اور اگر وہ ان خصلتوں کا خیال نہ رکھے تو اس کے برعکس معاملہ ہوتا ہے۔

"عشرة من السنة" دس (10) فطری سنتوں کی تفصیل

فطری سنتوں کی لغوی اور اصطلاحی تعریف، ان کی تعداد، فطری سنتوں کے ضمن میں پائی جانے والی احادیث اور ان کی کچھ حکمتوں کے بیان کے بعد دس فطری سنتوں کا بیان تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل الاول

"Circumcision" "اَلخِتَان"ختنہ

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

"اَلْخِتَان"یعنی ختنہ "Circumcision"کا بیان

1۔"اَلْخِتَان"کا لغوی اور شرعی معنی

"اَلْخِتَان"کا لغوی معنی:

"اَلْخِتَان" کے لغوی معنی "اَلْقَطْعُ "یعنی کاٹنے کے ہیں یعنی ختانہ،ختنہ:بچہ یا بچی کے عضو کا وہ مخصوص حصہ جس کو کاٹا جاتا ہے۔

(ابن منظور کی کتاب "لسان العرب"[13/138])

((اَلْخِتَانُ مَوْضِعُ الْقَطْعِ مِنَ الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَمِنْ عَادَتِهِمْ خِتَانُ الْأُنْثَى))

بچہ یا بچی کے عضو کا وہ مخصوص حصہ جس کو کاٹا جاتا ہے اور عربوں کی عادات میں (لڑکوں کی طرح)لڑکیوں کی ختنہ کرنا بھی شامل تھا۔

(بابرتی کی کتاب " العناية شرح الهداية"1 / 63 ، كتاب الطهارات،فصل فی الغسل)

❖ ختنہ کے حکم کے تئیں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا یہ فرض ہے کہ سنت؟

الف:ختنہ کرنا واجب ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((اَلْخِتَانُ وَاجِبٌ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عِنْدَنَا وَبِهِ قَالَ كَثِيرُونَ

مِنَ السَّلَفِ))

کہ ہمارے نزدیک مرد اور عورت دونوں کی ختنہ کرنا واجب یعنی فرض ہے اور سلف صالحین میں اکثر کا یہی قول ہے۔

(المجموع شرح المهذب:1/300، كتاب الطهارة،باب السواك)

ب:ختنہ کرنا سنت ہے

امام عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((فطرة الإسلام عشر خصال: الختان وهو سنة للرجال ومكرمة للنساء، وقد روى عن مالك أنه سنة للرجال والنساء))

فطرتِ اسلام کی دس خصلتیں ہیں ان میں سے ایک ختنہ ہے یہ مردوں کے لیے سنت اور عورتوں کے لیے باعث عزت و تکریم ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منقول کہ ختنہ مردوں اور عورتوں کے لیے سنت ہے۔

(الکافی فی فقہ اہل المدینۃ المالکی، ص:612، کتاب الجامع)

علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

((لِأَنَّ الْخِتَانَ سُنَّةٌ وَهُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْفِطْرَةِ فِي حَقِّ الرِّجَالِ لَا يُمْكِنُ تَرْكُهُ وَهُوَ مَكْرُمَةٌ فِي حَقِّ النِّسَاءِ أَيْضًا))

علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ مردوں کے حق

میں ان کی کامل فطری خصلتوں میں سے ہے جس کو بالکل بھی چھوڑا نہیں جاسکتا اور عورتوں کے حق میں یہ باعث عزت واکرام ہے۔

(المبسوط للسرخسی:12/ 377)

علامہ ابولبرکات نسفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ عِنْدَنَا دُونَ النِّسَاءِ وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّهُ فَرْضٌ وَلَنَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ {الْخِتَانُ لِلرِّجَالِ سُنَّةٌ وَلِلنِّسَاءِ مَكْرُمَةٌ}))

علامہ ابولبرکات نسفی کہتے ہیں کہ: ہمارے نزدیک مردوں کی ختنہ سنت ہے نہ کہ خواتین کے لئے، بعض علمائے کرام کہتے ہیں کہ ختنہ کرنا فرض ہے اس کی بابت ہماری دلیل فرمان نبوی ﷺ ہے کہ: "الْخِتَانُ لِلرِّجَالِ سُنَّةٌ وَلِلنِّسَاءِ مَكْرُمَةٌ"

2۔ ختنہ کی فضیلت اور اہمیت

﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

(سورۃ النحل، سورۃ نمبر 16، آیت نمبر:123)

"پھر ہم نے آپ (ﷺ) کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں، جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

لہذا ختنہ کرنا ملتِ ابراہیمی کا ایک نمایاں شعار ونشانی ہے کیونکہ ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے انسان تھے جنہوں نے سب سے پہلے خود اپنی ختنہ کی، جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ))

"نبی ابراہیم علیہ السلام نے اسّی[80] کی عمر میں قدوم سے خود کی ختنہ کی۔"

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب: ابراہیم کے فضائل کا بیان، حدیث نمبر: 2370 [6141]۔ و صحیح بخاری:3356)

ایک اور حدیث میں ہے:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ "))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابراہیم علیہ السلام نے بسولے سے ختنہ کیا اور ان کی عمر اس وقت اسی (80) برس کی تھی۔

Abu Huraira reported Allah's Messenger (ﷺ) as having said that Ibrahim (as) circumcised himself with the help of an adze when he was eighty years old.

(صحیح مسلم / انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل / باب: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔ حدیث نمبر::2370، 6141، صحیح بخاری:3356)

"قَدُوم "کے بارے میں علماء کرام کے دو اقوال ہیں:

1) بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ "قَدُوم" ملکِ شام کا ایک مقام ہے جہاں ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ انجام دی۔

2) بعض علماء کہتے ہیں "قَدُوم" کلہاڑی یا کسی تیز دھار ہتھیار کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ کی۔

یہ دونوں معنی صحیح ہیں لہذا اس میں سے کسی ایک معنی کو یا دونوں معنوں کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

❖ ختنہ، دینِ اسلام میں شعائر اور سنتِ ابراہیمی ہے، دینِ اسلام کے علاوہ یہودیوں میں بھی ختنہ رائج ہے البتہ مسیحیین "Christian" میں بعض "Orthodox Church" بھی ختنہ کی اجازت دیتے ہیں لیکن ان کے یہاں ختنہ دین کا حصہ نہیں ہے۔

3۔ عورتوں کی ختنہ کا مسئلہ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ غسلِ جنابت کے بارے میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا تو آپ نے جواب میں کہا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ))

"جب مرد عورت کے چار شاخوں کے درمیان بیٹھا اور مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے مس ہو گئی تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب [مرد اور عورت کے] ختنوں کے مقامات مس ہو جانے پر غسل کا بیان، حدیث نمبر:349[785])

((عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: " اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ رَهْطٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّونَ: لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ، أَوْ مِنَ الْمَاءِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ: بَلْ إِذَا خَالَطَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ، فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَأُذِنَ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّاهْ، أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ، وَإِنِّي أَسْتَحْيِيكِ، فَقَالَتْ: لَا تَسْتَحْيِي، أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِي وَلَدَتْكَ، أَنَا أُمُّكَ، قُلْتُ: فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ قَالَتْ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ، وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ"))

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اختلاف کیا اس مسئلہ میں مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے، انصار نے کہا: غسل جب ہی واجب ہوتا ہے کہ

منی کود کر نکلے اور انزال ہو اور مہاجرین نے کہا: جب مرد عورت سے صحبت کرے تو غسل واجب ہے۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہاری تسلی کئے دیتا ہوں ٹھہرو، میں اٹھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان جا کر ان سے اجازت مانگی۔ انہوں نے اجازت دی میں نے کہا: اے ماں، یا مسلمانوں کی ماں! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مت شرم کر تو اس بات کے پوچھنے میں جو اپنی سگی ماں سے پوچھ سکتا ہے، جس کے پیٹ سے پیدا ہوا، میں بھی تو تیری ماں ہوں (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں مؤمنین کی مائیں ہیں) میں نے کہا: غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا: تو نے اچھے واقف کار سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھے اور ختنہ ختنہ سے مل جائے (یعنی ذکر فرج میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا۔“

Abu Musa reported:There cropped up a difference of opinion between a group of Muhajirs (Emigrants and a group of Ansar (Helpers) (and the point of dispute was) that the Ansar said: The bath (because of sexual intercourse) becomes obligatory only- when the semen spurts out or ejaculates. But the Muhajirs said: When a man has sexual intercourse (with the woman), a bath becomes obligatory (no

matter whether or not there is seminal emission or ejaculation). Abu Musa said: Well, I satisfy you on this (issue). He (Abu Musa, the narrator) said: I got up (and went) to 'A'isha and sought her permission and it was granted, and I said to her: 0 Mother, or Mother of the Faithful, I want to ask you about a matter on which I feel shy. She said: Don't feel shy of asking me about a thing which you can ask your mother, who gave you birth, for I am too your mother. Upon this I said: What makes a bath obligatory for a person? She replied: You have come across one well informed! The Messenger of Allah (ﷺ)said: When anyone sits amidst four parts (of the woman) and the circumcised parts touch each other a bath becomes obligatory.

(صحیح مسلم / حیض کے احکام ومسائل / باب: «الماء من الماء» کے منسوخ ہونے کا بیان ، اور غسل صرف ختنوں کے مل جانے سے ہی واجب ہو گا۔ حدیث نمبر: 349، 785)

علمائے کرام نے صحیح مسلم کی اس حدیث کو بطورِ دلیل پیش کیا ہے کہ عورت کی بھی ختنہ ہے، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((قوله فی التعلیق: "أحادیث الأمر بختان المرأة ضعیفة لم یصح منها شیء"))

تعلیق میں ان کا یہ قول کہ: عورت کی ختنہ سے متعلق وارد احادیث ایسی ضعیف ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔

((أقول: لیس هذا علی إطلاقه فقد صح قوله صلی الله علیه وسلم لبعض الختانات فی المدینة: "اخفضی ولا تنهکی فإنه أنضر للوجه وأحظی للزوج"))

میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہ ایسا مطلق انکار بالکل صحیح نہیں کیونکہ مدینہ منورہ میں ختنہ کرنے والی عورتوں سے اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((اخفضی ولا تنهکی فإنه أنضر للوجه وأحظی للزوج))

چھوٹا سا حصہ کاٹو، پوری طرح جڑ سے مت کاٹ ڈالو کیونکہ اس کی وجہ سے چہروں پر تازگی رہتی ہے اور خاوند کے لیے زیادہ باعث محظوظ ہے۔

((رواه أبو داود والبزار والطبرانی وغیرهم وله طرق وشواهد عن جمع من الصحابة خرجتها فی "الصحیحة" 2 / 353 - 358 ببسط قد لا تراه فی مکان آخر وبینت فیه أن ختن النساء کان معروفا عند السلف خلافا لبعض من لا علم بالآثار عنده))

اس حدیث کو امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ، امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بزار رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس کے دیگر شواہد اور طرق بھی موجود ہیں جن کو میں نے "سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: 2 / 353-358" تفصیلا ذکر کردیا ہے، اس جیسی تفصیلات دوسری جگہ نہیں پاؤ گے، میں نے اس میں یہ ذکر کیا ہے کہ سلف کے یہاں عورتوں کی ختنہ کی جاتی تھی بر خلاف جن حضرات کے پاس ان آثار کا علم موجود نہیں۔

((وإن مما يؤكد ذلك كله الحديث المشهور:))

اور اسکی تائید مشہور و معروف درج ذیل حدیث ثابت ہوتی ہے:

((إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل))

جب [مرد اور عورت] کے ختنے مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

((وهو مخرج في "الإرواء" رقم 80.قال الإمام أحمد رحمه الله:"وفي هذا دليل على أن النساء كن يختتن".انظر "تحفة المودود في أحكام المولود"لابن القيم ص64-هندية))

میں نے "الارواء:80" میں اس حدیث کی تخریج کی ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: اس حدیث میں اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ عورتوں کی بھی ختنہ کی جاتی تھی، اس کی مزید تفصیل کے لیے امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب: "تحفۃ المودود فی احکام المولود" صفحہ نمبر 64 کا مطالعہ کریں۔

حدیث میں ہے کہ:

((عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: "إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا"))

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا، تو ہم نے غسل کیا۔

It was narrated that 'Aishah the wife of the Prophet said":When the two circumcised parts meet, then bath is obligatory. The Messenger of Allah and I did that, and we bathed".

(سنن ابن ماجہ / کتاب: تیمم کے احکام و مسائل / باب: مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جانے پر غسل کا وجوب۔ حدیث نمبر: 608، سنن الترمذی / الطہارۃ 80 (108)، (تحفۃ الأشراف: 17499)، موطا امام مالک / الطہارۃ 18 (72)، مسند احمد (6 / 161، 161، 239)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی:

((وَسُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ: هَلْ تَخْتَتِنُ أَمْ لَا؟ - فَأَجَابَ:))

((الْحَمْدُ لِلَّهِ، نَعَمْ تَخْتَتِنُ وَخِتَانُهَا أَنْ تَقْطَعَ أَعْلَى الْجِلْدَةِ الَّتِي

كَعُرْفِ الدِّيكِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَافِضَةِ - وَهِيَ الْخَاتِنَةُ -: {أَشِمِّي وَلَا تُنْهِكِي فَإِنَّهُ أَبْهَى لِلْوَجْهِ وَأَحْظَى لَهَا عِنْدَ الزَّوْجِ} يَعْنِي: لَا تُبَالِغِي فِي الْقَطْعِ وَذَلِكَ أَنَّ الْمَقْصُودَ بِخِتَانِ الرَّجُلِ تَطْهِيرُهُ مِنَ النَّجَاسَةِ الْمُحْتَقِنَةِ فِي الْقُلْفَةِ وَالْمَقْصُودُ مِنْ خِتَانِ الْمَرْأَةِ تَعْدِيلُ شَهْوَتِهَا ....وَإِذَا حَصَلَتْ الْمُبَالَغَةُ فِي الْخِتَانِ ضَعُفَتْ الشَّهْوَةُ فَلَا يَكْمُلُ مَقْصُودُ الرَّجُلِ فَإِذَا قُطِعَ مِنْ غَيْرِ مُبَالَغَةٍ حَصَلَ الْمَقْصُودُ بِاعْتِدَالِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ))

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس سوال کے جواب میں کہتے ہیں کہ عورت کی ختنہ بھی کرائی جاسکتی ہے اور عورت کی ختنہ کا طریقہ یہ ہے کہ عورت کے عضوئے مخصوص کے اوپری حصہ پر کلغی نما حصہ جو نمایاں اور ابھرا ہوا ہوتا ہے اس چمڑے کا کچھ حصہ کاٹ دیا جائے جیسا کہ اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ختنہ کرنے والی عورتوں سے کہا کہ تم عورتوں کی ختنہ کرنے میں مبالغہ نہ کرو یعنی کہ کلغی کو جڑ سے نہ کاٹو کیونکہ یہ ان کی خوبصورتی کا ایک حصہ ہے اور شوہر کے لیے باعثِ سکون ہے لہذا اس کلغی نما چمڑے کو بالکل پوری طرح نہ کاٹو کیونکہ مردوں کی ختنہ کا مقصد نجاست سے صفائی ہے جبکہ عورت کی ختنہ کا مقصد شہوت پر کنٹرول ________ کیونکہ جب یہ حصہ پوری طرح کٹ جائے گا تو عورتوں کی شہوت ختم ہوجائے گی اور جب عورت کی شہوت ختم ہوجائے گی تو وہ اپنے شوہر کی خواہش کی تکمیل نہیں کرسکتی لہذا عورتوں کی

ختنہ کرنے میں اعتدال کی راہ اپنائے اپنائی جائے جس سے ختنہ کا مقصد حاصل ہو جائے۔ واللہ اعلم

(مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: 21/114، کتاب: الطھارۃ باب السواک سئل: ھل تختتن المرأۃ؟)

4۔ نو مسلم کے لیے ختنہ کا حکم

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا نو مسلم کی ختنہ لازمی ہے؟ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں کہا:

((إِذَا لَمْ يَخَفْ عَلَيْهِ ضَرَرَ الْخِتَانِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَخْتَتِنَ فَإِنَّ ذَلِكَ مَشْرُوعٌ مُؤَكَّدٌ لِلْمُسْلِمِينَ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ وَهُوَ وَاجِبٌ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ فِي الْمَشْهُورِ عَنْهُ وَقَدْ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ثَمَانِينَ مِنْ عُمْرِهِ وَيُرْجَعُ فِي الضَّرَرِ إِلَى الْأَطِبَّاءِ الثِّقَاتِ وَإِذَا كَانَ يَضُرُّهُ فِي الصَّيْفِ أَخَّرَهُ إِلَى زَمَانِ الْخَرِيفِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ))

اگر ختنہ سے ضرر و نقصان پہنچنے کا خدشہ نہ ہو تو ایسے شخص پر ختنہ کرنا لازمی ہے کیونکہ امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ یہ عمل مشروع ہے اور شریعت میں اس پر زور دیا گیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کے مشہور قول کے مطابق، ختنہ کرانا واجب ہے کیونکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے 80 برس کی عمر کے بعد خود اپنی ختنہ کی تھی اور مستند و معتمد ڈاکٹروں کے کے

مشورے پر عمل کرے گا اور اگر موسم گرما میں ختنہ کرنا ضرر رساں ہو تو وہ سردی کا موسم آنے تک ختنہ کو روکے رکھ سکتا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: 21/113-114، کتاب: الطھارۃ باب السواک سئل: ھل تختتن المرأۃ؟)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل الثانی

"قَصُّ الشَّارِبِ" مونچھیں کترنا

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

2۔"قَصُّ الشَّارِبِ"مونچھیں کترنا(Mustache)

1۔"قَصُّ الشَّارِبِ"کا لغوی معنی

"قَصُّ "کا لغوی معنی:–کاٹ، چھانٹ، کتر، تراش۔

"الشَّارِبِ" بمعنی:مونچھ۔(لغوی معنی:پینے والا)

"قَصُّ "کے لغوی معنی کاٹ چھانٹ، کترو تراش ہیں

"الشَّارِبِ"کے لغوی معنی:پینے والا کے ہیں اور یہاں اس کا معنی مونچھ ہے۔

علامہ احمد بن محمد بن علی الفیومی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((وَالشَّارِبُ الشَّعْرُ الَّذِى يَسِيلُ عَلَى الْفَمِ))

کہ: "الشَّارِبُ" بالائی ہونٹ کے اوپری حصہ پر اگنے والے ان بالوں کو کہتے ہیں جو (سیال چیز پینے کے دوران)منہ پر آجاتے ہیں۔

(المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للفیومی:1/ 308،کتاب الشین،الشین مع الراء وما یثلثھما،[ش ر ب])

2۔مونچھیں کترنا فطری سنت ہے

پہلی حدیث:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ))

"مونچھ کے بال کتروانا فطری سنت ہے۔"

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب: مونچھوں کا کتروانا، حدیث نمبر:5888)

دوسری حدیث:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:"مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ"))

سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" مونچھ کے بال کتروانا پیدائشی سنت ہے۔"

Narrated Ibn `Umar: The Prophet said, "To get the moustaches cut 'short is characteristic of the Fitra".

(صحیح بخاری / کتاب: لباس کے بیان میں / باب: مونچھوں کا کتروانا۔ حدیث نمبر: 5888)

تیسری حدیث:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْفُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ))

"مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

(سنن الکبریٰ للبیہقی:1/232، كتاب الطهارة جماع أبواب الحدث باب السنة فى الأخذ من الأظفار والشارب وما ذكر معهما وأن لا وضوء فى

شیءمن ذلك، حدیث نمبر:688)

چوتھی حدیث:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى"))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"مونچھیں خوب کتروالیا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔"

Narrated Ibn `Umar: Allah's Apostle said, "Cut the moustaches short and leave the beard (as it is).

(صحیح بخاری / کتاب: لباس کے بیان میں / باب: داڑھی کا چھوڑ دینا۔حدیث نمبر: 5893)

پانچویں حدیث:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى، خَالِفُوا الْمَجُوسَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کترو مونچھوں کو اور لٹکاؤ داڑھیوں کو اور خلاف کرو فارسیوں کا" (یعنی آتش پرستوں کا)۔

Abu Huraira reported: The Messenger of Allah(ﷺ)

said: Trim closely the moustache, and grow beard, and thus act against the fire-worshippers.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔حدیث نمبر: 260)

3۔ مونچھیں بڑھانا مشرکین کی علامت ہے

پہلی حدیث:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ))

"تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں کترواؤ۔"

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب: ناخن ترشوانے کا بیان، حدیث نمبر: 5892)

دوسری حدیث:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ"))

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں کترواؤ۔"

Narrated Nafi`: Ibn `Umar said, The Prophet said, 'Do the opposite of what the pagans do. Keep the

beards and cut the moustaches short.

(صحیح بخاری / کتاب: لباس کے بیان میں / باب: ناخن ترشوانے کا بیان۔ حدیث نمبر: 5892)

4۔ مونچھیں بڑھانا مجوس یعنی آتش پرستوں کی علامت ہے

پہلی حدیث:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ))

"مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔"

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: فطرتی خصلتوں کا بیان، حدیث نمبر: 260[603])

دوسری حدیث:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى، خَالِفُوا الْمَجُوسَ "))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کترو مونچھوں کو اور لٹکاؤ داڑھیوں کو اور خلاف کرو فارسیوں کا" (یعنی آتش پرستوں کا)۔

Abu Huraira reported: The Messenger of Allah (ﷺ)said: Trim closely the moustache, and grow

beard, and thus act against the fire-worshippers.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 603)

5۔ مونچھیں کاٹنا ایمان کی علامت ہے

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا "))

جس نے اپنی مونچھوں کے بال نہ لیے (یعنی انہیں نہیں کاٹا) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

Narrated Zaid bin Arqam:

that the Messenger of Allah(ﷺ)said: "Whoever does not take from his mustache, then he is not from us".

(سنن ترمذی / کتاب: اسلامی اخلاق و آداب / باب: مونچھیں کترنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 2761، سنن النسائی / الطہارۃ 13 (13)، اور زینۃ 2 (5050) (تحفۃ الأشراف: 3660)، مسند احمد (4/366، 368)، شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے الروض النضیر (313)، المشکاۃ (4438) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

6۔ مونچھیں کاٹنے اور مونڈنے کا اختلاف

مونچھیں کاٹنے اور مونڈنے کے ضمن میں علماء کرام کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے بعض علماء کرام مونچھیں کاٹنے کو اور بعض مونڈنے کو افضل قرار دیتے ہیں، دونوں فریقین کے درج ذیل دلائل ہیں:

مونچھیں کاٹنے کی دلیل

((حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ، - الْمَعْنَى - قَالاَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ - قَالَ - فَجَاءَ بِلاَلٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلاَةِ - قَالَ - فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ " مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ ". وَقَامَ يُصَلِّي. زَادَ الأَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِي وَفَى فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ . أَوْ قَالَ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ))

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کی ران بھوننے کا حکم دیا، وہ بھونی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی، اور میرے لیے اس میں سے گوشت کاٹنے لگے، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی خبر دی، تو آپ نے چھری رکھ دی، اور فرمایا: "اسے کیا ہو گیا؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں؟"، اور اٹھ کر

نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ انباری کی روایت میں اتنا اضافہ ہے:"میری مونچھیں بڑھ گئی تھیں، تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے مونچھوں کے تلے ایک مسواک رکھ کر ان کو کتر دیا"، یا فرمایا:"میں ایک مسواک رکھ کر تمہارے یہ بال کتر دوں گا۔"

Narrated Al-Mughirah ibn Shubah: One night I became the guest of the Prophet.ﷺ He ordered that a piece of mutton be roasted, and it was roasted. He then took a knife and began to cut the meat with it for me. In the meantime, Bilal came and called him for prayer. He threw the knife and said: What happened! may his hands be smeared with earth! He then stood for offering prayer. Al-Anbari added: My moustaches became lengthy. He trimmed them by placing a took-stick; or he said: I shall trim your moustaches by placing the tooth-stick there.

(سنن ابي داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 188، تخریج: تفرد بہ ابو داود، سنن الترمذی / الشمائل (165)، (تحفۃ الأشراف: 11530)، مسند احمد (4/252)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((وَأَرَى أَنْ يُؤَدَّبَ مَنْ حَلَقَ شَارِبَهُ وَرَوَى أَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ حَلْقُهُ مِنَ الْبِدَعِ))

کہ: میں سمجھتا ہوں کہ مونچھیں منڈوانا والے کی تأدیب کی جائے یعنی اس کو سزا دی جائے)، نیز اشہب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ مونچھیں مونڈوانا بدعت ہے۔

(المنتقی شرح الموطا لابی الولید الباجی: 7/266، کتاب الجامع، السنة فی الشعر)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((ثم ضابط قص الشارب أن يقص حتى يبدو طرف الشفة, ولا يحفّه من أصله, هذا مذهبنا))

پھر مونچھیں کاٹنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسے اس طرح کاٹا جائے کہ بالائی ہونٹ کی نوک (حصہ) نظر آئے اور مونچھوں کو جڑ سے نہ کاٹا جائے یہی ہمارا مذہب ہے۔

(المجموع شرح المهذب للنووی: 1/240)

مونچھیں مونڈنے کی دلیل

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((فَثَبَتَ بِذَلِكَ الْإِحْفَاءُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا, فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ. وَفِي

حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ, جُزُّوا الشَّوَارِبَ فَذَاكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ جَزًّا, مَعَهُ الْإِحْفَاءُ, وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَا دُونَ ذَلِكَ. فَقَدْ ثَبَتَ مُعَارَضَةُ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ, بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ, وَعَمَّارٍ, وَعَائِشَةَ, الَّذِي ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ. وَأَمَّا حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ, فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى شَيْءٍ, لِأَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ, وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ مِقْرَاضٌ, يَقْدِرُ عَلَى إِحْفَاءِ الشَّارِبِ. وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا حَدِيثُ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ, وَأَبِي هُرَيْرَةَ, فِي ذَلِكَ مَعْنًى آخَرَ, يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الْفِطْرَةُ, هِيَ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا, وَهِيَ قَصُّ الشَّارِبِ, وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَضْلٌ حَسَنٌ. فَثَبَتَتِ الْآثَارُ كُلُّهَا الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي هَذَا الْبَابِ, وَلَا تَضَادُّ, وَيَجِبُ بِثُبُوتِهَا أَنَّ الْإِحْفَاءَ أَفْضَلُ مِنَ الْقَصِّ, وَهَذَا مَعْنَى هَذَا الْبَابِ, مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ. وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ, فَإِنَّا رَأَيْنَا الْحَلْقَ قَدْ أُمِرَ بِهِ فِي الْإِحْرَامِ, وَرُخِّصَ فِي التَّقْصِيرِ. فَكَانَ الْحَلْقُ أَفْضَلَ مِنَ التَّقْصِيرِ, وَكَانَ التَّقْصِيرُ, مَنْ شَاءَ فَعَلَهُ, وَمَنْ شَاءَ زَادَ عَلَيْهِ, إِلَّا أَنَّهُ يَكُونُ بِزِيَادَتِهِ عَلَيْهِ أَعْظَمَ أَجْرًا مِمَّنْ قَصَّ. فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ حُكْمُ الشَّارِبِ قَصُّهُ حَسَنٌ, وَإِحْفَاؤُهُ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ. وَهَذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ, وَأَبِي يُوسُفَ, وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ))

"اللہ کے نبی ﷺ نے مونچھوں کو مونڈنے کا حکم دیا لہذا یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ مونچھوں کو مونڈنا ہی صحیح ہے جیسا کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث

ہے اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات میں "**جُزُّوا الشَّوَارب**" کا لفظ ہے اس میں دو باتیں ہیں، ایک کاٹنا یعنی کہ مونڈنا "Shave" کرنا ہی اس کی اصل مراد ہے، اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کسی بھی بات کی دلیل موجود نہیں کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہو کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت قینچی نہ ہو اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیز دھار آلہ سے مونڈ لیا ہو اور اس میں ایک اور یہ بات بھی ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں دوسرے معنے معنی بیان کئے گئے ہیں یعنی کہ فطرت سے یہ مراد ہے کہ مونچھوں کو کاٹنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے لہذا مونڈنا کاٹنے سے افضل اور اولیٰ ہے اور تمام آثار بھی اسی بات کے متقاضی ہیں، اور جب ہم نے اس بات پر مزید غور و فکر کیا تو یہ بات معلوم ہوئی کہ احرام کی حالت میں "حلق" کا حکم دیا گیا ہے اور قصر کی رخصت بھی دی گئی ہے لہذا قصر سے افضل حلق ہے اسی وجہ سے قصر کرے یا نہ کرے یہ ان کا اپنا فیصلہ ہے حلانکہ حالانکہ قصر پر بڑے اجر کی بات بتائی گئی ہے، چنانچہ قیاس کا یہ تقاضہ ہے کہ مونچھوں کا حکم بھی اسی طرح طرح ہو اور اس کو کاٹنا بہتر مانا گیا ہو اور مونڈوانا افضل اور بہترین طریقہ ہو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور سلف میں سے ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے۔"

(شرح معانی الآثار للطحاوی:4/230، کتاب الکراھۃ باب حلق الشارب)

ملاحظہ:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کی بنیاد پر حلق کے بجائے مونچھ کاٹنے کو ترجیح دی ہے، کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جنگوں میں اپنی مونچھ پر پھونک مارا کرتے تھے۔

(آداب الزفاف)

اسی طرح لفظِ شارب میں بھی نکتہ ہے کہ ہونٹ سے آگے بڑھ کر پانی پینے والے کے پانی میں شریک ہونے والے بال کاٹنا ہے نہ کہ ساری مونچھ واللہ اعلم۔

الفصل الثالث

"إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ" داڑھی بڑھانا

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

نمبر 3: "إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ" داڑھی بڑھانا

1	إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ کا لغوی معنی
2	داڑھی کا حکم
3	داڑھی سے متعلق احادیث
4	داڑھی کی مقدار اور کاٹنے کے تئیں علماء کرام کے موقف
5	داڑھی کاٹنے کے تئیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف
6	داڑھی رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟
7	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کا بیان

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

1۔إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ کا لغوی معنی

یہاں اعفاء کا معنی ترک اور توفیر یعنی "اپنے حال پر چھوڑ دینا اور بہتات اور کثرت کے ساتھ رکھنا" ہیں، لہذا لغت میں یہ ثابت ہے کہ "أَعْفُوا" اسی توفیر اور ترک کے معنی میں ہے۔

[معنی إعفاء اللحی - الإسلام سؤال وجواب (islamqa.info)]

لِحْيَة یعنی داڑھی کا لغوی معنی:

رخسار کے دونوں طرف اور تھوڑی پر اگنے والے بالوں کو "لِحْيَة" داڑھی کہا جاتا ہے، "لِحْيَة" کی جمع "لِحى" اور "لُحى" یعنی لام کے کسرہ اور ضمہ کے ساتھ ہے۔

(القاموس المحیط: 4/377)

2۔داڑھی کا حکم

داڑھی بڑھانا انبیاء کرام کی سنت ہے:

جیسا کہ موسی علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کی داڑھی پکڑی تو ہاروں علیہ السلام نے فرمایا:

﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي﴾

(سورۃ طہ، سورۃ نمبر 20، آیت نمبر 94)

"ہارون علیہ السلام نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر

کے بال نہ کھینچ، مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کی۔"

علامہ شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ: سورۃ طٰہ کی اس آیتِ کریمہ کو سورۃ الانعام کی آیت نمبر 84 کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ داڑھی کو وافر مقدار میں چھوڑنا فرض ہے اور یہ قرآنی دلیل ہے کہ داڑھی کو وافر مقدار میں چھوڑ دینا فرض ہے اور اس کا مونڈنا "Shave" ناجائز ہے۔

(اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن للشنقیطی: 4/92)

3۔ داڑھی سے متعلق احادیث

پہلی حدیث:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى "))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " مونچھوں کو مٹا دو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔"

Ibn Umar said: The Apostle of Allah(ﷺ)said: Trim closely the moustache, and let the beard grow.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 259، 600)

دوسری حدیث

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحَى "))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خلاف کرو مشرکوں کا، نکال ڈالو مونچھوں کو اور پورا رکھو داڑھیوں کو۔"

Ibn Umar said: The Messenger of Allah (may peace be upon him) said: Act against the polytheists, trim closely the moustache and grow beard.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 602،259)

تیسری حدیث:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى، خَالِفُوا الْمَجُوسَ "))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کترو مونچھوں کو اور لٹکاؤ داڑھیوں کو اور خلاف کرو فارسیوں کا" (یعنی آتش پرستوں کا)۔

Abu Huraira reported: The Messenger of Allah (صلی اللہ علیہ وسلم)said: Trim closely the moustache, and grow

beard, and thus act against the fire-worshippers.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 260،603)

چوتھی حدیث:

بعض احادیث میں لفظِ "أَرْخُوا" کے بجائے "أَرْجُوا" وارد ہوا ہے، بعض اہل علم نے اس کو تصحیف قرار دیا جیسا کہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب المسلم: 1/515" میں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

پانچویں حدیث

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ"))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں کترواؤ۔

Narrated Nafi`: Ibn `Umar said, The Prophet said, 'Do the opposite of what the pagans do. Keep the beards and cut the moustaches short.

(صحیح بخاری / کتاب: لباس کے بیان میں / باب: ناخن ترشوانے کا بیان۔ حدیث نمبر: 5892)

4۔ داڑھی کی مقدار اور کاٹنے کے تئیں علماء کرام کے موقف

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((فَحَصَلَ خَمْسُ رِوَايَاتٍ أَعْفُوا وَأَوْفُوا وَأَرْخُوا وَأَرْجُوا وَوَفِّرُوا وَمَعْنَاهَا كُلُّهَا تَرْكُهَا عَلَى حَالِهَا هَذَا هُوَ الظَّاهِرُ مِنَ الْحَدِيثِ))

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : پانچ روایات میں (أعفوا)، (أوفوا)، (أرخوا)، (أرجوا)، اور (وفروا) کے الفاظ وارد ہیں، اور ان تمام الفاظ کا معنی یہی ہے کہ دارڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے، یہی وہ ظاہری معنی ہے جس کا حدیث کے الفاظ تقاضا کرتے ہیں اور ہمارے شوافع کی ایک جماعت اور دیگر علماء اسی کی قائل ہیں۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج للنووی:3/141، کتاب الطهارة،باب الاستطابة)

(صحیح مسلم کی شرح"(3/151)سے اقتباس ختم ہوا)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((''وَفِّرُوا اللِّحَى" وَهِيَ إِحْدَى الرِّوَايَاتِ وَقَدْ حَصَلَ مِنْ مَجْمُوعِ الْأَحَادِيثِ خَمْسُ رِوَايَاتٍ أَعْفُوا وَأَوْفُوا وَأَرْخُوا وَأَرْجُوا وَوَفِّرُوا، وَمَعْنَاهَا كُلُّهَا تَرْكُهَا عَلَى حَالِهَا))

"داڑھیاں چھوڑو" داڑھی رکھنے کے تعلق سے وارد روایات میں سے یہ ایک روایت ہے اور داڑھی کے تئیں وارد احادیث کے مجموعہ میں سے پانچ روایات

میں "أَعْفُوا وَأَوْفُوا وَأَرْخُوا وَأَرْجُوا وَوَفِّرُوا" امر کے صیغے ہیں، جن تمام کا معنی ایک ہی ہے کہ داڑھیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔"

(نیل الاوطار للشوکانی :1/149، كتاب الطهارة،أبواب السواك وسنن الفطرة،باب أخذ الشارب وإعفاء اللحية)

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:"أرخوا اللحى"کا معنی یہ ہے کہ:داڑھیوں کو مت کترو اور نہ انہیں مونڈا کرو۔

"أَعْفُوا وَأَوْفُوا وَأَرْخُوا وَأَرْجُوا وَوَفِّرُوا " یہ تمام امر کے صیغے ہیں ، جس میں یہی حکم دیا جارہا ہے کہ داڑھیوں کو پورا کا پورا چھوڑ دو اور ان احادیث میں ایک یا دو مشت کی قید کوئی ذکر نہیں بلکہ صراحتاً یہ حکم دیا گیا کہ تمہیں جس قدر داڑھی آئے، اس کو ویسے ہی بڑھنے دو۔

5۔ داڑھی کاٹنے کے تیئں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

ملاحظہ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک مشت سے زائد داڑھی کے بال کاٹا کرتے تھے،اور یہ امر مسلمہ ہے کہ خطابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام ہم سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے کیونکہ احادیث شریفہ میں داڑھی چھوڑے رکھنے کا حکم ہے لیکن یہ مذکور نہیں کہ اس کی کتنی مقدار ہو ، اس لئے اس کی مقدار کا تعین ،صحابہ رضی اللہ عنہم کے فہم کی بنیاد پر ہو گا،اس لئے ایک مشت سے زائد بال کاٹنے کے قائلین

جواز کا موقف درست لگتا ہے اور اس کے معترضین کو اپنے قول پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے کیونکہ اصولی اعتبار سے مستند احادیث میں عملِ صحابہ سے زائد بال کاٹنے کا جواز ثابت ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عملِ صحابہ کی بناء پر زائد بالوں کا کاٹنا واجب قرار پائے اور نہ ہی یہ کہنا درست ہے کہ ایک مشت سے زائد بال کاٹنا حرام قرار دیا جائے کیونکہ اس موقف کی بناء پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شخصیات پر عملِ حرام کے مرتکب ہونے کا الزام عائد ہو جائے گا، یہ اور بات ہے کہ علماء کرام نے کتب فقہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے ایک مشت سے زائد بال کاٹنے کے عمل کی تاویلات بھی پیش کی ہیں لیکن ان تاویلات پر قابل اطمینان شرحِ صدر حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سلسلہ میں یہ موقف زیادہ بہتر و مناسب لگتا ہے کہ ایک مشت سے زائد داڑھی کے کاٹنے کو اختیاری عمل قرار دیا جائے اور وجوب اور حرمت پر بحث کرتے ہوئے اس موضوع کو طول نہ دیا جائے۔ واللہ تعالی اعلم۔ اس سلسلہ میں اسلامی حمیت رکھنے والے پرجوش نوجوانان ملت اسلامیہ کو یہ ہدایت ہے کہ وہ اجتہادی مسائل میں تشدد اور طعن و تشنیع کرنے کے غیر اسلامی طرز عمل کو ترک کرتے ہوئے مستند علماء کرام سے رجوع ہوتے رہیں اور ان کے پیش کردہ دلائل کا فہم حاصل کریں کیونکہ اجتہادی مسائل میں علماء کرام کے مابین اختلاف کی گنجائش دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، عہود صحابہ کرام اور ائمہ کرام میں رہی ہے اور رہے گی اور اس طرح کے مسائل کا تعلق، کفر اور ایمان سے بالکل بھی نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم۔

داڑھی رکھنا سنت ہے یا فرض ہے یا واجب ہے؟

6۔داڑھی رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

داڑھی رکھنا انبیائے کرام کی سنت ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں یہاں سب سے پہلے یہ بات واضح ہو جائے کہ ائمہ دین محدثین کرام کے نزدیک "فرض، واجب، لازم۔ وغیرہ" یہ تمام چیزیں شرعی اصطلاح میں ایک ہی معنی میں بیان کی جاتی ہیں ان کی لغوی و اصطلاحی تعریفات یا شرعی اصطلاحات اور اس میں پائے جانے والے جزئیات میں کوئی بھی فرق موجود نہیں ہے۔

نوٹ : شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو لوگ "قطعی / ظنی" اور دیگر چیزوں میں منقسم کرتے ہیں اس کا کوئی ثبوت قرآن احادیثِ صحیحہ سے ثابت نہیں ہے۔

(اس مسئلہ پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "سلسلۃ احادیث الصحیحۃ:1 /222" میں تفصیلی بحث کی ہے مزید تفصیل کے لیے:"سلسلۃ احادیث الصحیحۃ" ملاحظہ فرمائیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم فرض / واجب / لازم ہوتا ہے الّا یہ کہ اس کے مد مقابل کوئی صریح دلیل نہ مل جائے)

اس مسئلے میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((وَأَمْرُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِذَا أُطْلِقَ كَانَ مُقْتَضَاهُ الْوُجُوبَ وَأَمْرُهُ))

اور جب اللہ تعالیٰ کا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مطلق ہو تو وہ اس بات کا تقاضہ ہے کہ وہ حکم واجب [فرض / لازم] ہے۔

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

(مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ:22/529، کتاب الصلاۃ، الصلاۃ باب ما یکرہ فی الصلاۃ حدیث المسیء صلاتہ)

7۔ نبی ﷺ کی داڑھی کا بیان

((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ، قَالَ: لَا، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا، وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ، مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ، يُشْبِهُ جَسَدَهُ"))

Jabir b. Samura reported that there had appeared some whiteness on the front part of the head and beard of Allah's Messenger.(ﷺ)When he applied oil, it did not become visible, but when he did not (apply) oil, it became apparent. And he had a thick beard. A person said:

His face was as (bright) as the sword. Thereupon he (Jabir) said: No, it was round and like the sun and the moon. And I saw the seal near his shoulder of the size of a pigeon's egg and its color was the same as that of his body.

AskIslamPedia Gateway for Islamic Information Free Online Islamic Encyclopedia

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا (یعنی لمبا)، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا، اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا۔

(صحیح مسلم / انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل / باب: مہر نبوت کا بیان۔ حدیث نمبر: 6084)

داڑھی کاٹنے "Shave" یا مونڈنے کا حکم

بعض علماء کرام کے نزدیک داڑھی کاٹنا "Shave" یا مونڈنا حرام ہے اور اس حکم کے قائل علماء کرام اس پر اجماع نقل کرتے ہیں جیسے:

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((واتَّفقوا أنَّ حلق جميع اللّحيةِ مُثْلةٌ لا تجوزُ))

اس بات پر اتفاق ہے کہ داڑھی کاٹنا اور اس کو پوری طرح مونڈنا "Shave" جائز نہیں۔

(مراتب الاجماع، ص:157)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

وقال ابن القطّان: ((واتّفقوا أنَّ حلقَ [جميعِ] اللّحيةِ مُثلَةٌ لا تَجوزُ))

ابن القطان کہتے ہیں کہ: پوری داڑھی منڈوانا یعنی "shave" کرنا، مثلہ (انسان کے ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنا) کرنے جیسا ہے جو ناجائز ہے۔

(الاقناع فی مسائل الاجماع:2/299)

شیخ رحمۃ اللہ علیہ بن باز کہتے ہیں:

((وقد اتفقت المذاهب الأربعة على وجوب توفير اللحية وحرمة حلقها والأخذ القريب منه))

" چاروں فقہی مذاہب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ داڑھی کو بھرپور رکھنا واجب ہے اور اس کو مونڈنا اور خشخشی کرنا حرام ہے"

(مجموع فتاویٰ لابن باز:25/351، كتاب اللباس والزينة حكم إعفاء اللحية وخبر الآحاد)

الشیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((عن حكم حلق اللحى؟))

((حلق اللحية محرم، لأنه معصية لرسول الله صلى الله عليه وسلم))

داڑھی مونڈنے کا حکم بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

داڑھی مونڈنا حرام ہے اور یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے۔

(مجموع فتاویٰ ورسائل العثیمین: 11/ 125، كتاب الطهارة باب السواك وسنن الفطرة 51،سئل الشيخ -رعاه الله بمنه وكرمه: -عن حكم حلق اللحى؟)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل الرابع

"السِّوَاكُ" مسواک کرنا

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

4:"السِّوَاكُ" مسواک کرنا

1۔"السِّوَاكُ" کالغوی اور شرعی معنی

"السِّوَاكُ" کالغوی معنی

"سِوَاك،سَوْك" فعل ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے جیسے کہا جاتا ہے "ساك أسنَانه" یعنی اپنے دانتوں کو پاک وصاف کرنے کے مقصد سے رگڑا۔ نیز اس کے معنی "مسواک کی لکڑی، آہستہ چلنا۔ اور اس کی جمع "سُوُكٌ" آتی ہے جیسا کہ کتاب کی جمع "کتب"،اسی طرح "مِسْوَاك" اسم اور اس کی جمع "مَسَاوِيْكُ" ہے۔

(لغات الحدیث:2/401-403)

"السِّوَاكُ" کا اصطلاحی وشرعی مفہوم

"السِّوَاكُ" یعنی پیلو یا اس جیسی لکڑی کو دانتوں میں واقع ہونے والی تبدیلی جیسے بو وغیرہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(مواہب الجلیل للحطاب:1/380)

2۔مسواک کا حکم

مسواک کرنا سنت اور مستحب عمل ہے لیکن یہ وضوء کا حصہ نہیں حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کی تاکید فرمائی ہے، مسواک کی چھڑی و لکڑی زیادہ تر نیم، زیتون اور خصوصاً پیلو کے درخت سے حاصل کی جاتی ہے، مسواک میں

سب سے بہترین پیلو "Salvadora Persica" کے درخت کی مسواک ہے اور عربی میں پیلو کے درخت کو "شجرة الاراك" کہتے ہیں، یہ درخت زیادہ تر گرم، خشک اور ریگستانی مقامات پر پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں پیلو کو "خَمْطٍ" بھی کہا گیا ہے:

﴿وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ﴾

(سورۃ سباء، سورۃ نمبر 34، آیت نمبر 16)

"اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے"

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " أَبْدَلَهُمُ اللَّهُ مَكَانَ جَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ، وَالْخَمْطُ: الْأَرَاكُ "))

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے ان کے دو باغات کو ایسے دو باغوں سے بدل دیا جو "الْخَمْطُ" یعنی "الْأَرَاكُ" پیلو کے تھے۔

(جامع البیان فی تاویل القرآن [تفسیر طبری]: 20ظ/382، بتحقیق الشیخ احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

((قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ) وَقَرَأَ أَبُو

عَمْرٍو (أُكُلِ خَمْطٍ) بِغَيْرِ تَنْوِينٍ مُضَافًا. قَالَ أَهْلُ التَّفْسِيرِ وَالْخَلِيلُ: الْخَمْطُ الْأَرَاكُ))

فرمان الٰہی "وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ" کے تئیں ابو عمرو نے "أُكُلِ خَمْطٍ" کو بغیر تنوین کے مضاف کی شکل میں پڑھا۔ علماء مفسرین میں سے خلیل نے کہا کہ "خَمْطٍ" پیلو کے درخت یعنی "شجرۃ الاراك" کو کہتے ہیں۔

(الجامع الاحکام القرآن[تفسیر قرطبی]:14/ 286)

3۔ مسواک کا مقصد

مسواک کا اصل مقصد، منہ کی صفائی اور اللہ تعالی کی رضامندی کا حصول ہے:

((عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عنها، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه قَالَ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ"))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسواک منہ کی پاکیزگی، رب تعالی کی رضا کا ذریعہ ہے۔"

'Aishah (May Allah be pleased with her) reported: The Prophet(ﷺ)said, "The Miswak (tooth-stick) cleanses and purifies the mouth and pleases the Rubb".

(سنن نسائی / کتاب: طہارت کے احکام و مسائل / باب: مسواک کی ترغیب کا بیان۔

حدیث نمبر:5،(تحفة الأشراف:16271)، بخاری نے صیغہ جزم کے ساتھ حدیث نمبر: 1934 سے قبل اس حدیث کو روایت کیا ہے، مسند احمد 6/47،62،124،238، سنن الدارمی/الطهارة19(711)،اور ألباني نے" صحيح سنن النَّسائي(5)"میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

4۔ مسواک کی فضیلت

((عن عَمرِو بن سُلَيم الأنصاريّ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ"۔۔۔))

عمرو بن سلیم انصاری نے کہا کہ میں گواہ ہوں کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:" جمعہ کے دن ہر جوان پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو، ضروری ہے"۔۔۔

Narrated Abu Sa`id: I testify that Allah's Apostle said, "The taking of a bath on Friday is compulsory for every male Muslim who has attained the age of puberty and (also) the cleaning of his teeth with Siwak, and the using of perfume if it is available".

(صحیح بخاری / کتاب: جمعہ کے بیان میں / باب: جمعہ کے دن نماز کے لیے خوشبو لگانا۔
حدیث نمبر: 880، حدیث متعلقہ ابواب: جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا۔ حدیث
کے الفاظ صحیح بخاری کے ہیں، صحیح مسلم: 846)

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ اور دائمی عمل مسواک کرنا تھا

((عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عنهما: " أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَخَرَجَ فَنَظَرَ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتَّى بَلَغَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ سورة آل عمران آية 190 - 191، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، ثُمَّ اضْطَجَعَ، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ، ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى "))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس رہے، تو رات کے آخری حصہ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٹھے اور باہر نکلے آسمان کی طرف دیکھا، پھر یہ آیت پڑھی جو سورۂ آل عمران میں ہے ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ سے ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ تک پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر لیٹ رہے، پھر اٹھے اور باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہی آیت پڑھی، پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک

اور وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

Ibn 'Abbas reported that he spent a night at the house of the Messenger of Allah,(ﷺ)The Apostle of Allah (May peace be upon him) got up for prayer in the latter part of the night. He went out and looked towards the sky and then recited this verse (190 - 191) of AI-i-'Imran:

"Verily in the creation of the heavens and the earth and the alternation of night and day." up to the (words)" save us from the torment of Hell." He then returned to his house, used the tooth-stick, performed the ablution, and then got up and offered the prayer. He than lay down on the bed. and again got up and went out and looked towards the sky and recited this verse (mentioned above), then returned, used the tooth-stick, performed ablution and again offered the prayer.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام ومسائل / باب: مسواک کا بیان۔ حدیث نمبر:256)

5۔ کیا روزہ دار مسواک کر سکتا ہے؟

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر باب قائم کرتے ہوئے فرمایا: "روزہ دار کے لیے پچھلے

پھر (ظہر اور عصر کے وقت) مسواک کرنے کی اجازت کا بیان۔"

(سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، المعجم:7)

اس باب کے تحت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کی حسبِ ذیل حدیث نقل فرمائی:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ"))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے ان کو مسواک کا حکم دے دیتا۔"

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "If I had not found it hard for my followers or the people, I would have ordered them to clean their teeth with Siwak for every prayer."

(صحیح بخاری / کتاب: جمعہ کے بیان میں / باب: جمعہ کے دن مسواک کرنا۔ حدیث نمبر: 887، حدیث متعلقہ ابواب: ہر نماز کے وقت مسواک کرنا۔ حدیث کے الفاظ صحیح بخاری کے ہیں، صحیح مسلم:252)

((عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عنها، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه قَالَ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ"))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسواک منہ کی پاکیزگی، رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے "۔

Aishah (May Allah be pleased with her) reported: The Prophet(ﷺ)said, "The Miswak (tooth-stick) cleanses and purifies the mouth and pleases the Rubb".

(سنن نسائی / کتاب: طہارت کے احکام و مسائل / باب: مسواک کی ترغیب کا بیان۔ حدیث نمبر: 5، (تحفۃ الأشراف: 16271)، بخاری نے صیغہ جزم کے ساتھ حدیث نمبر: 1934 سے قبل اس حدیث کو روایت کیا ہے، مسند احمد 6/47، 62، 124، 238، سنن الدارمی / الطہارۃ 19 (711)، اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے " صحیح سنن النسائی (5)" میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ"))

سیدنا ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مسلمانوں پر شاق (یعنی دشوار) نہ ہوتا" اور زہیر کی روایت میں یوں ہے کہ "اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا۔"

Abu Huraira reported :The Apostle(ﷺ)said: Were it not that I might over-burden the believers-and in the hadith transmitted by Zuhair" people" -I would have ordered them to use toothstick at every time of prayer.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: مسواک کا بیان۔ حدیث نمبر: 252، حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ صحیح بخاری / کتاب: جمعہ کے بیان میں / باب: جمعہ کے دن مسواک کرنا۔ حدیث نمبر: 887 ، حدیث متعلقہ ابواب: ہر نماز کے وقت مسواک کرنا)

ان احادیث میں نمازِ ظہر، عصر اور دیگر تمام نمازیں اور روزہ دار اور بے روزہ تمام افراد شامل ہیں۔

کچھ لوگ ہیں جو روزہ فاسد ہونے کے خدشہ سے رمضان المبارک کے دن کے اوقات میں مسواک کرنے سے بچتے ہیں تو کیا یہ عمل درست ہے اور رمضان المبارک میں کس وقت مسواک کرنا افضل ہے؟

جواب: ایسی کوئی دلیل ہی نہیں کہ رمضان کے دن کے اوقات میں یا اس ماہ کے علاوہ کسی بھی دن مسواک کرنے سے احتیاط برتی جائے کیونکہ مسواک کرنا سنت ہے اور جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے:

((عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عنها، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه قَالَ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ"))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسواک منہ کی پاکیزگی، رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے"۔

'Aishah (May Allah be pleased with her) reported: The Prophet(ﷺ)said, "The Miswak (tooth-stick) cleanses and purifies the mouth and pleases the Rubb".

(سنن نسائی / کتاب: طہارت کے احکام و مسائل / باب: مسواک کی ترغیب کا بیان۔ حدیث نمبر: 5، (تحفۃ الاشراف: 16271)، بخاری نے صیغہ جزم کے ساتھ حدیث نمبر: 1934 سے قبل اس حدیث کو روایت کیا ہے، مسند احمد 6/47، 62، 124، 238، سنن الدارمی / الطہارۃ 19 (711)، اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے " صحیح سنن النسائی (5)" میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

اور وضوء، نماز، نیند سے بیدار ہونے کے وقت اور گھر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا کام ، رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں ، روزہ دار اور بے روزہ تمام کے لئے مسواک کرنا ایک شرعی اور تاکیدی عمل ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ اگر مسواک میں مزہ پایا جائے اور آپ کے لعاب و تھوک میں اس کا اثر پایا جائے تو آپ کو چاہئے کہ اس مزا و ذائقہ کو اپنے حلق سے اترنے نہ دیں، اسی طرح مسواک کرنے سے مسوڑھوں سے خون نکلنے لگے تو آپ اس کو نہیں نگلیں گے اور اگر آپ اس قدر احتیاط کر لیں تو وہ روزہ پر کچھ اثر انداز نہ ہو گا۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل الخامس

اسْتِنْشَاقُ اور الْمَضْمَضَةِ

ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے کا بیان

ASK ENCYCLOPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

5: ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے کا بیان

1 اَسْتِنْشَاقُ اور اَلْمَضْمَضَةِ کے معنی

2 استنشاق اور مضمضہ کے احکام و مسائل

3 روزہ دار کے لیے ناک میں پانی چڑھانے کا حکم

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

1۔اسْتِنْشَاقُ اورالْمَضْمَضَةِ کے معنی

"الْمَضْمَضَةِ" کا معنی

منہ میں پانی ڈال کر دونوں اندرونی گالوں کے درمیان اس پانی کو گھماتے ہوئے کلی کرنے کو "الْمَضْمَضَةِ" کہتے ہیں۔

"اسْتِنْشَاقُ" کا شرعی معنی

ناک میں پانی ڈال کر سانس کے ذریعے اس کو اندر لینا اور زور سے چھنکارنا تاکہ ناک کے اندر کی غلاظت صاف ہو جائے۔

کلی اور ناک میں پانی چڑھانے سے متعلق احادیث

1 پہلی حدیث

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْثُرْ،۔۔۔"))

سیدنا ابو ہریرہ سے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک میں پانی دے پھر (اسے) صاف کرے۔۔۔

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "If anyone of you performs ablution he should put water

in his nose and then blow it out....

(صحیح بخاری / کتاب: وضو کے بیان میں / باب: طاق عدد (ڈھیلوں) سے استنجاء کرنا چاہیے۔ حدیث نمبر: 162، حدیث متعلقہ ابواب: پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے)

دوسری حدیث:

((عن لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: " أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا "))

سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کامل طریقے سے وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی سرکنے میں مبالغہ کرو، اِلا یہ کہ تم روزے سے ہو"۔

Laqit bin Sabrah narrated: I said. 'O Messenger of Allah! Inform me about Wudu.' So he said: "Perform Wudu well, and go between the fingers, and perform Istinshaq extensively except when fasting".

(سنن ترمذی / کتاب: روزوں کے احکام و مسائل / باب: روزہ دار کے لیے ناک میں پانی سرکنے میں مبالغہ کرنے کی کراہت کا بیان۔ حدیث نمبر: 788، تحفة الاشراف: 11172)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے ابن ماجہ (407) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

تیسری حدیث:

((عَنۡ سَلَمَةَ بۡنِ قَيۡسٍ، أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسۡتَنۡثِرۡ، وَإِذَا اسۡتَجۡمَرۡتَ فَأَوۡتِرۡ"))

سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب وضو کرو تو ناک میں پانی ڈال کر جھاڑو، اور جب ڈھیلے سے استنجاء کرو تو طاق ڈھیلا استعمال کرو"۔

It was narrated from Salamah bin Qais that the Messenger of Allah(صلی اللہ علیہ وسلم)said: When you perform Wudu', sniff water in your nose and blow it out, and when you use small stones (to remove filth), then make it off(numbered).

(سنن نسائی / ابواب: وضو کا طریقہ / باب: ناک جھاڑنے کا حکم۔ حدیث نمبر: 89، سنن الترمذی / الطھارۃ 21 (27)، سنن ابن ماجہ / الطھارۃ 44 (406)، (تحفۃ الاشراف: 4556)، مسند احمد 4 / 313، 339، 340، شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

چوتھی حدیث:

((عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا اسۡتَيۡقَظَ. أُرَاهُ. أَحَدُكُمۡ مِنۡ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلۡيَسۡتَنۡثِرۡ

ثَلَاثًا،فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ"))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے ، کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے نتھنے پر بیٹھا رہتا ہے۔

Narrated Abu Huraira: The Prophet(ﷺ)said, "If anyone of you rouses from sleep and performs the ablution, he should wash his nose by putting water in it and then blowing it out thrice, because Satan has stayed in the upper part of his nose all the night".

(صحیح بخاری / کتاب:اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی / باب:ابلیس اور اس کی فوج کا بیان۔حدیث نمبر: 3295 ،حدیث متعلقہ ابواب: شیطان رات بھر ناک کے سرے پر رہتا ہے)

پانچویں حدیث:

((عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ" دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى، فَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ: هَذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا، کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے اپنے بائیں ہاتھ سے تین بار جھاڑا، پھر کہنے لگے: یہ اللہ

کے نبی کریم ﷺ کا وضو ہے۔

It was narrated that 'Ali called for (water for) Wudu', then he rinsed his mouth and nose, and he sniffed up water and blew it out using his left hand. He did that three times, then he said:This is how the Prophet of Allah(ﷺ)purified himself".

(سنن نسائی/ابواب:وضو کا طریقہ/باب: کس ہاتھ سے ناک سے پانی جھاڑے؟حدیث نمبر: 91 ، سنن ابی داود/الطہارۃ 50 (111، 112، 113)، (تحفۃ الاشراف: 10203)، سنن الترمذی/الطہارۃ37(48)، مسند احمد 1/110، 122، 123، 135، 139، 154، سنن الدارمی/الطہارۃ31(728)، اور عبداللہ بن احمد 1/113، 114، 115، 116، 123، 124، 125، 127، 141، (نیز یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو:92، 93، 94)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا)

2۔ استنشاق اور مضمضہ کے احکام و مسائل

استنشاق اور مضمضہ یعنی ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے کی نفی و انکار کرتے ہوئے بعض لوگوں کا زعم باطل ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے اور وہ بطورِ دلیل قرآن مجید کی اس آیت کو پیش کرتے ہیں:

﴿فيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى

الۡكَعۡبَيۡنِ﴾

(سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر 5، آیت نمبر:6)

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منھ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس مزعومہ دعوی باطلہ کارد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"میں اسی حکم کا قائل ہوں کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا یہ دونوں واجب ہیں اور یہی قول برحق ہے کیونکہ اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب عزیز میں چہرہ دھونے کا حکم دیا ہے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا محل وجگہ، چہرہ میں شامل ہے۔ اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر وضوء میں ان دونوں کاموں کو ہمیشگی و مداومت کے ساتھ کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ روایت کرنے والے اور اس کی وضاحت کرنے والے تمام راویوں نے اس عمل کو روایت کیا ہے، لہذا اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ قرآن مجید میں ہدایت کردہ چہرہ دھونے کے حکم میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا شامل ہے، نیز صحیح احادیث میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم بھی وارد ہے۔۔۔ پھر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا لقیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر فرمائی۔"

(تمام المنۃ فی التعلیق علی فقہ السنۃ للالبانی، ص:93، من سنن الوضوء)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کے مسئلہ میں علماء کے چار مذہب ہیں:

1) وضوء اور غسل میں یہ دونوں عمل سنت ہیں اور یہی ہمارا مذہب ہے۔

2) وضوء اور غسل میں یہ دونوں واجب ہیں اور دونوں کے صحیح ہونے کی شرط ہیں اور یہ ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ، حماد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کردہ مشہور مسلک یہی ہے اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت بھی یہی ہے۔

3) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ موقف ہے کہ یہ غسل میں واجب ہیں، وضوء میں نہیں۔

4) ناک میں پانی چڑھانا، وضوء اور غسل کرتے وقت واجب ہے، کلی میں نہیں اور یہ ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ، ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ اور داود رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ایک روایت یہی ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں اور میں بھی یہی موقف رکھتا ہوں۔

(المجموع شرح المهذب للنووی:1/ 362-363، کتاب الطهارة،باب السواك)

حنبلی مذہب میں ظاہری مسلک یہی ہے کہ طہارت صغری یعنی وضوء اور طہارت کبری یعنی غسل دونوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا واجب ہے۔۔۔ اور اس کے بعد دیگر مذاہب کے اقوال ذکر کرنے کے بعد امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پہلا مذہب ہی صحیح

ہے یعنی وضو اور غسل میں استنشاق اور مضمضہ واجب ہیں۔

(شرح عمدة الفقہ لابن تیمیہ: 1/177، 178، من کتاب ، باب الوضوء، مسألة المضمضة والاستنشاق في الوضوء)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((أقول: القول بالوجوب هو الحق لأن الله سبحانه قد أمر في كتابه العزيز بغسل الوجه ومحل المضمضة والاستنشاق من جملة الوجه))

میں کہتا ہوں کہ وجوب کا قول حق ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں چہرہ دھونے میں مضمضہ اور استنشاق کو چہرے کا حصہ قرار دیا ہے۔

(السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازہار للشوکانی، ص:53، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء)

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وضوء اور غسل دونوں ہی میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا واجب ہے کیونکہ اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث ثابت ہیں اور ناک اور منہ دونوں چہرے کے حکم میں شامل ہیں کیونکہ یہ دونوں ظاہر و نمایاں اعضاء میں سے ہیں، اس لئے دونوں چہرہ کے حکم میں ہیں، یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ یہی معمول رہا کہ آپ کلی اور ناک میں پانی چڑھایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم بھی دیا ہے، اس لئے یہ دونوں چہرہ ہی کی جنس اور اسی کا ایک جزء ہے، اس لئے وضوء اور غسل میں یہ ضروری ہیں اور ایک مرتبہ

دھونا واجب اور تین مرتبہ افضل ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلی اور ناک میں پانی چڑھائے بغیر غسل صحیح نہیں ہوتا ۔۔۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ ناک اور منہ، چہرے دھونے میں شامل ہیں۔ اور طہارت کبری میں چہرہ کو پاک کرنا اور اس کو دھونا واجب ہے۔ تو غسل جنابت کرنے والے پر کلی اور ناک میں پانی چڑھانا بھی واجب ہوا۔"

(مجموع فتاوی ورسائل العثیمین:11/ 229)

3۔روزہ دار کے لیے ناک میں پانی چڑھانے کا حکم

((عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا"))

سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو"۔

Narrated Laqit ibn Saburah: The Prophet ﷺ said:

Snuff up water freely unless you are fasting.

(سنن ابی داود / کتاب: روزوں کے احکام و مسائل / باب: روزہ دار پیاس کی وجہ سے اپنے اوپر پانی ڈالے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرے اس کے حکم کا بیان۔ حدیث نمبر:2366، تحفۃ الاشراف:11172)

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا لقیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: " أَسْبِغْ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا "))

سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: "کامل طریقے سے وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی سرکنے میں مبالغہ کرو، اِلا یہ کہ تم روزے سے ہو"۔

Laqit bin Sabrah narrated: I said. 'O Messenger of Allah! Inform me about Wudu.' So he said: "Perform Wudu well, and go between the fingers, and perform Istinshaq extensively except when fasting".

(سنن ترمذی / کتاب: روزوں کے احکام و مسائل / باب: روزہ دار کے لیے ناک میں پانی سرکنے میں مبالغہ کرنے کی کراہت کا بیان۔ حدیث نمبر: 788 ، تحفۃ الاشراف: 11172)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ماجہ (407) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کامل وضوء کرنے کی ہدایت فرمائی اور پھر فرمایا "اور ناک میں پانی سرکنے میں مبالغہ کرو، اِلا یہ کہ تم روزے سے ہو"، جو اس بات کی دلیل ہے کہ روزہ

دار کو کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ہو گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ناک میں اس قدر زیادتی و غلو کے ساتھ پانی نہ چڑھائے کہ ناک سے پانی اس کے حلق تک پہنچ جائے، اور وضوء اور غسل دونوں ہی میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانا لازمی ہے کیونکہ یہ دونوں روزہ دار اور بے روزہ سب کے لئے فرض ہیں۔

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ:15/280)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل السادس

"قَصُّ الأَظْفَارِ /تَقْلِيمُ الأَظْفَارِ"

ناخن تراشنا

GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

نمبر6: "قَصُّ الأَظْفَارِ وتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ "ناخن تراشنا

1 قَصُّ وتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ کا معنی

2 ناخن کاٹنے کی مدت

3 خواتین اور بچیوں کے لیے مہندی لگانا جائز ہے

4 مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے ناخن بڑھانا منع ہے

5 ناخن تراشنے کی حکمت

6 ناخن کاٹنا سنت ہے

7 ناخن کاٹنے کی ترتیب

8 ناخنوں کو پھینکنے اور دفنانے کا حکم

9 عید الاضحیٰ میں قربانی کرنے والوں کے لیے بال اور ناخن کاٹنے کا حکم

10 رات کے اوقات میں ناخن کاٹنے کا حکم

1-قَصُّ وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ کا معنی

"قَصُّ الأَظْفَارِ" کا معنی: قینچی سے ناخنوں کو کاٹنے، تراشنے، کترنے یا چھاٹنے کو کہتے ہیں۔

"الأَظْفَارِ" ناخنوں کو کہتے ہیں اور یہ "ظُفر" کی جمع ہے۔

"تَقْلِيمُ" یہ ثلاثی مجرد مزید فیہ کے باب تفعیل کا مصدر ہے اور اس کا معنی کسی چیز کو تراشنا اور چھیلنا ہے اور یہاں "تَقْلِيمُ الأَظْفَارِ" ناخنوں کے قلم کرنے اور کترنے کو کہتے ہیں۔

ناخن کاٹنے کے حکم کی حدیث

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ"))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ چیزیں ختنہ کرانا، زیر ناف مونڈنا، مونچھ کترانا، ناخن ترشوانا اور بغل کے بال نوچنا پیدائشی سنتیں ہیں۔"

Narrated Abu Huraira: I heard the Prophet saying. "Five practices are characteristics of the Fitra: circumcision, shaving the pubic hair, cutting the

moustaches short, clipping the nails, and depilating the hair of the armpits".

(صحیح بخاری / کتاب: لباس کے بیان میں / باب: ناخن ترشوانے کا بیان۔ حدیث نمبر: 5891، حدیث کے الفاظ صحیح بخاری کے ہیں، صحیح مسلم: 257، 261)

2۔ ناخن کاٹنے کی مدت

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: "وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، وَنَتْفِ الْإِبْطِ، أَنْ نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا"))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر ناف کے بال لینے، اور بغل کے بال اکھاڑنے کا ہمارے لیے وقت مقرر فرما دیا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ ہم انہیں چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے رکھیں۔

Narrated Anas bin Malik: The Messenger of Allah [(ﷺ)fixed the time for us paring the mustache, trimming the fingernails, shaving the pubic hairs and plucking the underarm hairs – that we not leave it for more than forty days".

(سنن ترمذی / کتاب: اسلامی اخلاق و آداب / باب: ناخن کاٹنے اور مونچھیں تراشنے کے وقت کا بیان۔ حدیث نمبر: 2759، صحیح مسلم / الطہارۃ 16 (258)، سنن ابی داود /

الترجل 16 (4200)، سنن النسائی/الطہارۃ 14 (14)، سنن ابن ماجہ/الطہارۃ 8 (292)(تحفۃ الاشراف: 1070)، مسند احمد (3/122، 203)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ماجۃ(295) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بعض اہل علم کا موقف یہ ہے کہ چالیس دن پر ناخن کاٹنا واجب ہے، اس بناء پر ابن العربی نے بھی یہی موقف اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ: ناخن کاٹنے کی آخری مدت، چالیس دن ہے اور اس متعینہ مدت سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے۔
(المسالک فی شرح موطا مالک: 7/325)

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال کیا گیا کہ بعض خواتین اپنے ناخنوں کو کئی مہینوں تک بڑھاتی رہتی ہیں، اور اتنا ہی نہیں بلکہ وہ ان پر "Nail Polish" بھی کرتی ہیں اور اس کو یہ بناؤ سنگھار کی قبیل سے سمجھتی ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا: یہ جائز نہیں، اگر ان کے ناخن چالیس دن کی مدت کو پار کر جائیں تو ان کا کاٹنا واجب ہے۔

3۔ خواتین اور بچیوں کے لیے مہندی لگانا جائز ہے

دوسری جانب علماء کرام نے خواتین اور بچیوں کے لیے ناخنوں پر مہندی لگانا جائز قرار دیا ہے جیسا کہ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے:
ناخنوں پر مہندی یا بناؤ سنگھار کی قبیل سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز لگانے میں کوئی گناہ نہیں بشرط یہ کہ وہ چیز پاک ہو، نجس نہ ہو اور ایسی ملائم ہو کہ وضوء اور غسل کے اعضاء

تک پانی کے پہنچنے میں حائل نہ ہو، اس کے بر عکس اگر وہ دبیر و ثقیل سیال مادہ ہو تو وضوء اور غسل کے وقت اس کو زائل کرنا لازم ہے ورنہ اصل ناخنوں تک پانی پہنچنے سے رکاوٹ بنے گا، اس لئے مہندی وغیرہ یا دور حاضر میں استعمال کی جانے والی "Nail Polish" جیسی چیزوں سے ناخنوں کا رنگ بدلنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرط یہ کہ وضوء اور غسل کے وقت نیل پالش کو زائل کیا جائے؛ کیونکہ ان کی ایسی ہیئت ہوتی ہے جو وضوء اور غسل کے وقت اعضاء تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے، تاہم اگر اس کا جسم نہ ہو جیسے ناخنوں کو سرخ یا سیاہ بنانے والی مہندی کیونکہ اس کا کوئی دبیر جسم نہیں ہوتا تو اس میں کوئی حرج و گناہ نہیں، لیکن اگر اس کا ایسا جسم و مادہ ہو جو اعضاء وضوء اور غسل تک پانی پہنچنے میں حائل ہو تا ہو تو وضوء اور غسل کے وقت اس کو زائل کرنا ضروری ہے۔

(فتاوی نور علی الدرب:5/ 243، 244)

4۔ مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے ناخن بڑھانا منع ہے

یہ بے حد افسوسناک صورتحال ہے کہ مسلمان لڑکیوں کی اکثریت، بلکہ کچھ مرد نوجوان، اپنے ناخن چالیس دن سے زیادہ اس قدر بڑھائے رکھتے ہیں کہ وہ بلی کے پنجوں کی طرح لگتے ہیں، سب سے پہلے تو یہ بات سنت نبوی ﷺ کی مخالف ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ان کا یہ عمل طبی فوائد کے خلاف بھی ہے، ناخنوں کو بطور زینت بڑھانا، مسلمانوں کا عمل نہیں بلکہ ایسا کرنا حرام ہے۔

((عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ"...))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جلدی کر لو یا (اس کے بجائے) "أرن" کہا یعنی جلدی کر لو جو آلہ خون بہا دے اور ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیئے اور اس کی وجہ بھی بتا دوں۔ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے---

Narrated Rafi` bin Khadij: I said, "O Allah's Apostle! We are going to face the enemy tomorrow and we do not have knives." He said, "Hurry up (in killing the animal). If the killing tool causes blood to flow out, and if Allah's Name is mentioned, eat (of the slaughtered animal). But do not slaughter with a tooth or a nail. I will tell you why: As for the tooth, it is a bone; and as for the nail, it is the knife of Ethiopians....".

(صحیح بخاری / کتاب: ذبیح اور شکار کے بیان میں / باب: اس بیان میں کہ جو پالتو جانور بدک جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے۔ حدیث نمبر: 5509)

5۔ ناخن تراشنے کی حکمت

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((وَيُسْتَحَبُّ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، لِأَنَّهُ مِنَ الْفِطْرَةِ. وَيَتَفَاحَشُ إِذَا تَرَكَهَا. وَرُبَّمَا حَكَّ بِهِ الْوَسَخَ. فَيَجْتَمِعُ تَحْتَهَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْمُنْتِنَةِ، فَتَصِيرُ رَائِحَةُ ذَلِكَ فِي رُءُوسِ الْأَصَابِعِ. وَرُبَّمَا مَنَعَ وُصُولَ الطَّهَارَةِ إِلَى مَا تَحْتَهُ))

ناخن تراشنا مستحب ہے کیونکہ یہ فطری سنتوں میں سے ہے اور اگر انہیں کاٹے بغیر چھوڑ دیا جائے تو وہ انتہائی جنگلی نما اور خراب ہو جاتے ہیں اور کبھی ان میں جمع ہونے والے میل کچیل کو کھرچنا پڑتا ہے کیونکہ ان کے نیچے بدبودار جگہیں یکجا ہو جاتی ہیں، اس طرح انگلیوں کے سروں میں اس کی بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر ان کے نیچے طہارت کا پانی پہنچ نہیں پاتا۔

(المغنی لابن قدامہ: 1/ 65، کتاب الطهارة فصول في الفطرة فصل نتف الإبط سنة. فصل تقليم الاظفار)

6۔ناخن کاٹنا سنت ہے

7۔ناخن کاٹنے کی ترتیب

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ، وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ، وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ، وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ"))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پیئے، دائیں ہاتھ سے لے، دائیں ہاتھ سے دے، اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے“۔

It was narrated from Abu Hurairah that the Prophet (ﷺ)said: “Let one of you eat with his right hand and drink with his right hand, and take with his right hand and give with his right hand, for Satan eats with his left hand, drinks with his left hand, gives with his left hand and takes with his left hand”.

(سنن ابن ماجہ /کتاب: کھانوں کے متعلق احکام و مسائل / باب: دائیں ہاتھ سے کھانے کا بیان۔ حدیث نمبر: 3266، اس روایت کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الاشراف: 15420، ، مصباح الزجاجۃ: 1123)، مسند احمد

(349/2)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

8۔ ناخنوں کو پھینکنے اور دفنانے کا حکم

اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

ناخن دفن کرنا اور کچرے میں پھینکنا دونوں جائز ہے البتہ دفن کرنا بہتر ہے اور خیال رہے کہ دفنانے کی روایات ضعیف ہیں جیسا کہ امام بیہقی کہتے ہیں:

((عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ يَأْمُرُ بِدَفْنِ الشَّعْرِ وَالْأَظْفَارِ"))

عبد الجبار بن وائل رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بال اور ناخنوں کو دفن کرنے کا حکم دیا کرتے تھے"۔

"Waail ibn Hajar reports that Rasulullah (Sallallahu Alayhi wa Sallam) ordered hair and nails to be buried".

(شعب الایمان للبیہقی: 8/444، کتاب: الملابس والزی والأوانی وما یکره منها فصل فی حلق جمیع الرأس وما ورد من النهی عن القزع، رقم: 6073، اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور باوجود یہ کہ مختلف طرق سے مروی ہے تاہم تمام طرق ضعیف ہیں)

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے اس بابت سوال کیا گیا تو فرمایا:

یہ ضروری نہیں ہے کہ کٹے ہوئے بال اور ناخنوں کو دفنایا ہی جائے بلکہ انہیں کچرے میں ڈالنے اور دفنانے میں کوئی حرج ہے ، کیونکہ الحمد للہ اس معاملہ میں وسعت و گنجائش ہے۔"

(نور علی الدرب، حکم دفن بقایا الشعر والأظافر)

فریق دوم:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا ، وہ کہتے تھے: میری رائے یہ ہے کہ بال ، ناخن اور خون کو دفنا دیا جائے ، کیونکہ جب بھی سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بال کٹواتے تو ان کو دفنا دیا کرتے۔

(الوقوف والترجل من مسائل الامام احمد للخلال، کتاب الترجل، باب دفن الشعر والأظافر والدم، اثر نمبر:149)

مہنا نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہما سے دریافت کیا کہ: جب آدمی اپنے بال اور ناخن کاٹے تو انہیں دفن کرے یا کہیں پھینک دے ؟ تو فرمایا: وہ انہیں دفن کرے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ کے پاس اس ضمن میں کوئی دلیل موجود ہے ؟ تو فرمایا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما انہیں دفن کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ حدیث کس سے مروی ہے ؟

(الوقوف والترجل من مسائل الامام احمدللخلال، کتاب الترجل،باب دفن الشعر والأظافر والدم، اثر نمبر:152)

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے بال اور ناخن کاٹنے کے بعد انہیں دفن کرنے کا حکم دریافت کیا گیاتو فرمایا:

اہل علم کہتے ہیں کہ بہتر وافضل یہ ہے کہ بال اور ناخنوں کو دفن کر دیا جائے اور یقیناً اس سلسلہ میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ عمل منقول ہے، اور جہاں تک انہیں کسی کھلی جگہ یوں ہی چھوڑ دینا یا کسی جگہ پھینک دینا باعث گناہ ہوتا ہو تو ایسی کوئی بات نہیں یعنی وہ گناہگار نہ ہو گا۔

(مجموع فتاوی الشیخ العثیمین:11 / جواب السوال رقم 60)

9۔ عید الاضحی میں قربانی کرنے والوں کے لیے بال اور ناخن کاٹنے کا حکم

((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ"))

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے جب تک قربانی نہ کرے۔"

Umm Salama, the wife of Allah's Apostle ,(ﷺ) reported Allah's Messenger(ﷺ)to have said:

He who has a sacrificial animal with him whom (he intends) to offer as sacrifice, and he enters the month of Dhu'I-Hijja, he should not get his hair cut or nails trimmed until he has sacrificed the animal.

(صحیح مسلم / قربانی کے احکام و مسائل / باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے۔ حدیث نمبر: 1977، 5121)

اس ضمن میں پائی جانے والی روایات کے موقوف یا مرفوع ہونے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اس بناء پر ان روایات سے قربانی کرنے والے پر بال اور ناخن کاٹنے کی حرمت میں شدت ثابت نہیں ہوتی، اس سلسلہ میں شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اگر کوئی جان بوجھ کر بال اور ناخن کاٹے تو اس کو استغفار کرنا چاہیئے اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ان ایام میں اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے کیونکہ اس میں اختلاف سے اور شک و تردد کی کیفیت سے بچا جا سکتا ہے۔

10۔رات کے اوقات میں ناخن کاٹنے کا حکم

اس مسئلہ میں توہم پرستی کا شکار بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ رات کے اوقات میں ناخن

کاٹنا نحوست کا سبب بنتا ہے، یہ بات بالکل غلط ہے اور شریعت میں اس کی کوئی اصل و بنیاد نہیں، بلکہ اسلامی تعلیمات میں پاکی اور صفائی، عبادات کی صحت کے لئے شرط ہے، لہذا کسی بھی وقت جسم کی پاکی حاصل کرنا ممنوع نہیں، چنانچہ شیخ بن باز سے اس بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: رات یا دن کے تمام اوقات میں مطلق طور پر ناخن کاٹنا جائز اور مشروع ہے۔

(فتاوی الجامع الکبیر، حکم تقلیم الأظافر لیلاً)

11۔ کیا کاٹے گئے ناخنوں کے ذریعہ جادو کا عمل ممکن ہے؟

جواب: ممکن ہے

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل السابع

"غَسْلُ الْبَرَاجِمِ"

جسم کے پوروں اور جوڑوں کا دھونا

ASK ISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

نمبر7: "غَسْلُ الْبَرَاجِمِ" جسم کے پوروں اور جوڑوں کا دھونا

1	"الْبَرَاجِمِ" کا لغوی معنی
2	پوروں اور جوڑوں کا دھونا فرض ہے یا سنت؟

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

1۔"الْبَرَاجِمِ"کا لغوی معنی

"الْبَرَاجِمِ"، "بُرْجُمَةٍ" کی جمع ہے، جس کا معنی 'جسم کے جوڑ' ہے۔اور اس سے مراد تمام انگلیوں کے پور اور جوڑ ہیں۔

(المجموع شرح المہذب للنووی:1/284۔النہایۃ لابن الاثیر:1/113)

2۔پوروں اور جوڑوں کا دھونا فرض ہے یا سنت؟

انگلیوں کے پوروں اور تمام جوڑوں پر پائی جانے والی لکیروں کو دھونا سنت ہے ، واجب نہیں۔

(نیل الاوطار للشوکانی:1/144، کتاب الطهارة، ابواب السواك وسنن الفطرة،باب سنن الفطرة)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک انگلیوں کے پوروں کو دھونے کا تعلق ہے تو یہ ایک مستقل سنت ہے اور وضو کے ساتھ اس کا خاص تعلق نہیں۔

(شرح مسلم للنووی:3/150، کتاب الطهارة،باب خصال الفطرة)

یعنی کہ یہ جسم کی وہ جگہیں ہیں جہاں میل کچیل اور گندگی جمع ہو جاتی ہے خصوصاً ان اجسام میں جو بہت نرم و ملائم ہوتے ہیں۔

(فتح الباری لابن حجر عسقلانی:10/338، کتاب الطهارة،باب قص الشارب)

علماء کرام فرماتے ہیں کہ: براجم کے ساتھ کان کے سوراخوں میں جمع ہو جانے والے میل کچیل کو جوڑا جائے گا اور اس گندگی کو مسح زائل کر دیتی ہے کیونکہ اکثر و بیشتر گندگی کی کثرت و بہتات سماعت کو نقصان پہنچاتی ہے اور غسل البراجم کا معاملہ، ناک کے اندرونی حصہ میں جمع ہونے والی گندگی اور جسم کے کسی بھی حصہ میں جمع ہو جانے والا پسینہ اور غبار و دھول وغیرہ جیسی ہر قسم کی گندگی کا ہو گا۔ واللہ اعلم۔

(شرح مسلم للنووی: 3/150، کتاب الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ)

((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ "، قَالَ زَكَرِيَّاءُ: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ: الْمَضْمَضَةَ، زَادَ قُتَيْبَةُ، قَالَ وَكِيعٌ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دس باتیں پیدائشی سنت ہیں: ایک مونچھیں کترنا، دوسری داڑھی چھوڑ دینا، تیسری مسواک کرنا، چوتھی ناک میں پانی ڈالنا، پانچویں ناخن کاٹنا، چھٹی پوروں کا دھونا (کانوں کے اندر اور ناک اور بغل اور رانوں کا دھونا) ساتویں بغل کے بال اکھیڑنا، آٹھویں زیر ناف کے بال لینا، نویں پانی سے استنجا کرنا۔ (یا شرم گاہ پر وضو کے بعد تھوڑا سا پانی چھڑک لینا) مصعب نے کہا: میں دسویں بات بھول گیا۔ شاید کلی کرنا ہو۔ وکیع نے کہا: ((انْتِقَاصُ الْمَاءِ)) سے (جو حدیث میں وارد ہے) استنجاء مراد ہے۔

'A'isha reported: The Messenger of Allah(ﷺ)said: Ten are the acts according to fitra: clipping the moustache, letting the beard grow, using the tooth-stick, snuffing water in the nose, cutting the nails, washing the finger joints, plucking the hair under the armpits, shaving the pubes and cleaning one's private parts with water. The narrator said: I have forgotten the tenth, but it may have been rinsing the mouth.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 261)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل الثامن

"نَتَفُ الإِبْطِ"

بغل کے بال صاف کرنا

ASIAN ENCYCLOPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

8:"نَتْفُ الإِبْطِ" بغل کے بال صاف کرنا

1 "نَتْفُ الإِبْطِ" کے لغوی معنی

2 بغل کے بال اکھاڑنا افضل ہے یا مونڈنا

3 بغل کے بال صاف کرنے کے طریقے

4 عصری اشیاء کے ذریعہ بغل کے بال نکالنے کا حکم؟

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

1۔"نَتْفُ الإِبْطِ" کے لغوی معنی

"نَتْفُ" فعل ثلاثی مجرد کے باب ضرب کا مصدر ہے، جس کے معنی "زور سے اکھیڑنا، خوب نوچنا" ہیں۔

"الإِبْطِ" بغل کو کہتے ہیں اور اس کی جمع "آباط" آتی ہے۔

- علماء کرام نے "نَتْفُ" بغل کے بال اکھیڑنے اور "الْحَلْق" یعنی مونڈنے Shave دونوں کو جائز قرار دیا ہے۔

2۔بغل کے بال اکھاڑنا افضل ہے یا مونڈنا

کشمیہنی کی روایت میں "الْإِبُطِ" کی جمع کا صیغہ "الْآبَاطُ" ہے اور "الْإِبُطِ" ہمزہ کے کسرہ اور باء کے ایک نقطہ اور اس کے سکون کے ساتھ مشہور ہے اور اسی کو جَوَالِيقِي نے درست قرار دیا اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں لایا جاتا ہے اور یوں کہا جاتا ہے "وَتَأَبَّطَ الشَّيْءَ" یعنی اس نے چیز کو اپنی بغل کے نیچے لے لیا" اور دائیں بغل سے شروع کرنا مستحب ہے اور "الْحَلْقِ" (shave) مونڈنے سے اصل سنت ادا ہو جائے گی بالخصوص ان لوگوں کے لئے جنہیں نَتف " یعنی بال اکھاڑنا تکلیف کا باعث بنتا ہو، امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "آداب الشافعي ومناقبه" میں یونس بن عبد الاعلی رحمۃ اللہ علیہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب نقل کئے ہیں کہ یونس ابن عبد الاعلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو دیکھا کہ ایک شخص ان کے بغل کے بال مونڈ رہا ہے تو امام

ASK ISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ کو معلوم ہے کہ بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے لیکن میرے لئے بال اکھیڑنے کی تکلیف ناقابل برداشت ہے۔

(فتح الباری لابن حجر:10/344)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:
بغل کے بال اکھیڑنے کے مسنون ہونے پر علماء کرام متفق ہیں۔
(شرح مسلم للنووی:3/149، کتاب الطھارۃ،باب خصال الفطرۃ)

امام عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: ناخن کترنے، بغل کے بال نوچنے، نوچنا دشوار ہو تو اس کو مونڈنے اور ختنہ کے سلسلہ میں علماء کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تمام علماء کے نزدیک یہ ایسی سنت ہے جس کے مسنون ہونے پر اجماع ہے۔
(الاستذکار لابن عبدالبر:8/336، کتاب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی السنة فی الفطرۃ)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قاضی ابو بکر بن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ: اس حدیث میں ذکر کردہ تمام پانچوں خصلتوں کا حکم میرے نزدیک واجب ہے۔

(فتح الباری لابن حجر:10/339)

3۔ بغل کے بال صاف کرنے کے طریقے

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: ان کے حلق یعنی مونڈنا ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ غالب اعتبار سے یہی ہوتا ہے ورنہ بال صفا پاؤڈر کے ذریعہ یا اکھاڑتے ہوئے اور دیگر کسی اور طریقہ سے بھی ان بالوں کو صاف کرنا جائز ہے۔

اس لحاظ سے درج ذیل تمام طریقوں سے زیر ناف بالوں کو زائل کیا جاسکتا ہے:

1) "نَتْفُ" یعنی بالوں کو اکھیڑنا۔

2) "حَلْق" یعنی کہ کسی تیز دھار آلہ "Blade" یا استرے کے ذریعے سے بال صاف کرنا اور بیشتر افراد اسی طریقے کو استعمال کرتے ہیں۔

3) "النَّوْرَة" - چونے اور پتھر کے پاوڈر سے بال کی صفائی کرنا اور اس طریقے میں ("Cream, Lotion and Spray") وغیرہ شامل ہیں۔

(مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے - فتح الباری لابن حجر عسقلانی: 10/ 343)

4) زیر ناف اور بغل کے بال نکالنے کے لئے عصری اشیاء استعمال کی جاسکتی ہیں؟

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: بالوں کے ازالہ کے لئے "Hair Remover" اور بعض "Cream" وغیرہ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر یہ امر سہل و آسان ہو تو زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور بغل کے بال اکھاڑنا افضل ہے لیکن اگر آپ کے لئے یہ کام آسان نہ ہو تو حلال اشیاء میں کسی بھی قسم کی چیز کے ذریعہ ان دونوں مقامات کے بال زائل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز:29/49)

مستقل کمیٹی برائے فتاوی سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا کہ کیا مرد کے لئے اپنے بغل اور زیر ناف جیسے بالوں کو زائل کرنے کے لئے پاؤڈر، کریم وغیرہ جیسی عصری اشیاء کا استعمال جائز ہے ؟ تو کمیٹی نے جواب دیا: ہاں، بغل اور زیر ناف کے بالوں کو زائل کرنے کے لئے ان اشیاء کا استعمال جائز ہے۔

(مستقل کمیٹی برائے علمی مباحث اور فتاوی 5/192)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل التاسع

"حَلْقُ الْعَانَةِ و الاِسْتِحْدَادُ"

زیرِ ناف کے بال صاف کرنا

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

9:"حَلْقُ الْعَانَةِ و الِاسْتِحْدَادُ"زیرِ ناف کے بال صاف کرنا

1	"حَلْقُ الْعَانَةِ اور الِاسْتِحْدَادُ" کا معنی
2	زیر ناف بال کاٹنے کا حکم
3	نو مسلم کے لیے زیر ناف بال صاف کرنے کا حکم
4	کسی اجنبی کے ذریعہ راست زیر ناف بال منڈوانے کا حکم
5	کیا زوجین کا باہم ایک دوسرے کے زیر ناف بال کاٹنا جائز ہے؟
6	بغل اور زیر ناف بال نہ کاٹنے کی صورت میں نماز کی صحت پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

1۔"حَلقُ الْعَانَةِ اور الِاسْتِحْدَادُ"کا معنی

"الْعَانَةِ" کے لغوی معنی

"الْعَانَةِ" جنگلی گدھوں کے ریوڑ اور ان بالوں کو کہتے ہیں جو پیٹ کے نچلے حصہ اور شرمگاہ کے اطراف اگتے ہیں اور اس کی جمع "عُونٌ اور عَانات" آتی ہے۔

(المعجم الوسیط:2/162)

"حَلقُ الْعَانَةِ" کا معنی

پیٹ کے نچلے حصہ اور شرمگاہ کے اطراف اگنے والوں بالوں کو مونڈنے کو "حَلقُ الْعَانَةِ" کہتے ہیں۔

"الِاسْتِحْدَادُ" کا معنی

"الِاسْتِحْدَادُ" حدیدہ یعنی "لوہے کا اوزار" سے ماخوذ ہے، اور "الِاسْتِحْدَادُ" فعل ثلاثی مزید فیہ کے باب استفعال کا مصدر ہے اور "الِاسْتِحْدَادُ" کے معنی، استرا یا ریزر "Blade" جیسے کسی تیز دھار آہنی آلہ سے زیر ناف بالوں کو صاف کرنا ہے اور یہ فطری سنتوں میں سے ہے۔

امام ابو داود سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ "الِاسْتِحْدَادُ" زیر ناف بال مونڈنے کو کہتے

ہیں۔

(سنن ابو داود، کتاب الترجل)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: زیر ناف بال مونڈنے کو الاِسْتِحْدَادُ کہا جاتا ہے اور لوہے کا اوزار 'استرا' استعمال کرنے کی وجہ سے اس کو استحداد کے نام سے موسوم کیا گیا اور اُسترے سے زیر ناف کے بال مونڈنا "Shave" سنت ہے۔

(المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج للنووی: 3/148، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، زیر ناف بال مونڈنے کے لئے لفظ "الاِسْتِحْدَادُ" کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس میں استرا یا ریزر جیسا لوہے سے تیار کردہ آلہ استعمال کرنے کی وجہ سے اس کو استحداد کے نام سے موسوم کیا گیا اور یہ بالاتفاق سنت ہے اور مونڈنے، کاٹنے، اکھیڑنے اور بال صفا پاوڈر استعمال کرتے ہوئے اس سنت پر عمل کیا جاسکتا ہے اور امام نووی رحمہ اللہ، زیر ناف بال مونڈنے کو افضل قرار دیتے ہیں۔

(نیل الاوطار للشوکانی: 1/141، كتاب الطهارة،أبواب السواك وسنن الفطرة،باب سنن الفطرة)

فطرت کا تقاضہ یہ ہے کہ زیر ناف بال، قضائے حاجت کے وقت صاف کئے جائیں اور

خصوصاً جماع کے وقت بالوں میں گندگی لگ جاتی ہے اور اگر بال بڑے ہوں تو صفائی میں مشکل پیش آسکتی ہے لہذا زیر ناف بال کاٹنا لازم ہے تاکہ گندگی اور بدبو دونوں سے بچا جاسکے۔ احادیث میں "حَلْقُ الْعَانَةِ-"، "الِاسْتِحْدَادُ" اور "نَتْفُ" کے الفاظ بیان کئے گئے ہیں، اس ضمن میں اکثر علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زیر ناف بال مونڈنا ہی افضل عمل ہے نہ کہ انہیں اکھاڑنا کیونکہ مونڈنے میں طبی فوائد بھی شامل ہیں اور اس حکم میں مرد اور عورت دونوں یکساں شامل ہیں۔ نیز وہ اس بات پر بھی متفق ہیں کہ "Hair Remover، Lotion"، Cream، Spray" جیسی دیگر اشیاء کے ذریعہ کسی بھی طریقے کو بروئے کار لاتے ہوئے زیر ناف بال صاف کئے جاسکتے ہیں، اور بعض علماء کرام نے زیر ناف سے مراد اگلی اور پچھلی دونوں شرم گاہوں کو شامل کیا ہے، اس مسئلہ میں شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں الحمد للہ)۔

2۔ زیر ناف بال کاٹنے کا حکم

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ"))

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موئے زیر ناف مونڈنا، ناخن ترشوانا اور مونچھ کترانا پیدائشی سنتیں ہیں۔"

Narrated Ibn `Umar: Allah's Apostle said, "To shave the pubic hair. to clip the nails and to cut the moustaches short, are characteristics of the Fitra".

(صحیح بخاری / کتاب: لباس کے بیان میں / باب: ناخن ترشوانے کا بیان۔ حدیث نمبر: 5890)

3۔ نو مسلم کے لیے زیر ناف بال صاف کرنے کا حکم

((عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ أَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ: احْلِقْ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي آخَرُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ: أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ"))

سیدنا عثیم بن کلیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: میں اسلام لے آیا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تم اپنے (بدن) سے کفر کے بال صاف کراؤ"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "بال منڈوالو"، عثیم کے والد کا بیان ہے کہ ایک دوسرے شخص نے مجھے یہ خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص سے جو ان کے ساتھ تھا، فرمایا: "تم اپنے (بدن) سے کفر کے بال صاف کرو اور ختنہ کرو"۔

Uthaim bin Kulaib reported from his father (Kuthair) on the authority of his grandfather (Kulaib) that he came to the Prophet(ﷺ):I have embraced Islam. The Prophet(ﷺ)said to him: Remove from yourself the hair that grew during of unbelief, saying "shave them". He further says that another person (other than the grandfather of 'Uthaim) reported to

him that the Prophet (ﷺ)said to another person who accompanied him: Remove from yourself the hair that grew during the period of unbelief and get yourself circumcised.

(سنن ابي داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: آدمی اسلام لائے تو اسے غسل کا حکم دیا جائے گا۔ حدیث نمبر: 356، اس حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف امام بوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، (تحفة الاشراف: 11168، 15666)، مسند احمد (415/3)، اس حدیث کی سند میں ضعف ہے: ابن جریج اور عثیم کے درمیان ایک راوی مجہول ہے، نیز خود عثیم اور ان کے والد کثیر بن کلیب بھی مجہول ہیں، اس کو تقویت قتادہ اور ابوہشام کی حدیث سے ہے جو طبرانی میں ہے 14/19)(صحیح ابی داود: 383)۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

زیر ناف بال کاٹنے کی مدتِ ایام کا تعین

زیر ناف بال کاٹنے کی مدت زیادہ سے زیادہ اندرون چالیس دن ہے:

پہلی حدیث:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ"))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لیے مدت متعین فرمادی ہے کہ ہر چالیس دن کے اندر ناخن کاٹ لیں۔ مونچھیں کتروا

لیں۔اور ناف سے نیچے کے بال مونڈ لیں۔

Narrated Anas: from the Prophet,(ﷺ)that he(ﷺ) fixed the time as every forty nights for them to trimming the fingernails, taking from the mustache, and shaving the pubic hairs.

(سنن ترمذی/کتاب:اسلامی اخلاق و آداب/باب:ناخن کاٹنے اور مونچھیں تراشنے کے وقت کا بیان۔حدیث نمبر: 2758، صحیح مسلم/الطہارۃ 16 (258)، سنن ابی داود/ الترجل 16 (4200)، سنن النسائی/الطہارۃ 14 (14)، سنن ابن ماجہ/الطہارۃ 8 (292)(تحفۃ الاشراف: 1070)، مسند احمد (3/122، 203)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ماجۃ(295)میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

دوسری حدیث:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً"))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے لیے میعاد مقرر ہوئی مونچھ کترنے کی اور ناخن کاٹنے کی اور بغل کے بال نوچنے کی اور زیرِ ناف کے بال مونڈنے کی کہ نہ چھوڑیں ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ۔

Anas reported: A time limit has been prescribed for

us for clipping the moustache, cutting the nails, plucking hair under the armpits, shaving the pubes, that it should not be neglected for more than forty nights.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 258)

تیسری حدیث:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:" وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً"))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے مونچھوں کے تراشنے، موئے زیر ناف مونڈنے، بغل کے بال اکھیڑنے، اور ناخن تراشنے کے بارے میں وقت کی تعیین کر دی گئی ہے کہ ہم انہیں چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے رکھیں۔

It was narrated that Anas bin Malik said: We were given a time limit with regard to trimming the mustache, shaving the pubic hairs, plucking the armpit hairs and clipping the nails. We were not to

leave that for more than forty days".

(سنن ابن ماجہ / کتاب: طہارت اور اس کے احکام ومسائل / باب: امور فطرت کا بیان ۔حدیث نمبر: 295 ، صحیح مسلم / الطہارۃ 16 (258)، سنن ابی داود / الترجل 16 (4200)، سنن الترمذی / الادب 14 (2758)، سنن النسائی / الطہارۃ 14 (14)، (تحفۃ الاشراف: 1070)، احمد (3 / 122)، شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

چوتھی حدیث:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً"))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے لیے میعاد مقرر ہوئی مونچھ کترنے کی اور ناخن کاٹنے کی اور بغل کے بال نوچنے کی اور زیرِ ناف کے بال مونڈنے کی کہ نہ چھوڑیں ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ۔

Anas reported: A time limit has been prescribed for us for clipping the moustache, cutting the nails, plucking hair under the armpits, shaving the pubes, that it should not be neglected for more than forty nights.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب : فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر:
258

4۔ کسی اجنبی کے ذریعہ راست زیر ناف بال منڈوانے کا حکم

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ"))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مرد دوسرے مرد کے ستر کو (یعنی عورت کو جس کا چھپانا فرض ہے) نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔"

Abu Sa'id al-Khudri, reported: The Messenger of Allah(ﷺ) said: A man should not see the private parts of another man, and a woman should not see the private parts of another woman, and a man should not lie with another man under one covering, and a woman should not lie with another woman under one covering.

(صحیح مسلم / حیض کے احکام و مسائل / باب : شرمگاہ دیکھنے کی حرمت۔ حدیث نمبر:

(338

علامہ خطیب شربینی ، اعضاء مخصوصہ کو دیکھنے کی حرمت کا اصول وضابطہ "جہاں کہیں دیکھنے کی حرمت ثابت ہو تو وہاں چھونا بھی حرام ہو گا" ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: کیونکہ اعضاء مخصوصہ کو چھونے میں لذت اور شہوت کا اشتعال ، آخری حد تک موثر انداز میں پیدا ہوتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ انہیں چھولے تو انزال منی کے ساتھ اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اگر وہ محض ان پر نگاہ ڈال دے اور انزال منی ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس لئے بے ریش وبلا مونچھ (حسین لڑکے) کو چھونا حرام ہو گا جس طرح اس کو دیکھنا حرام اور سب سے زیادہ مناسب ہے اور ایک آدمی کا دوسرے آدمی کی ران کو بغیر کسی حائل کے رگڑنا وملنا بھی حرام ہے اور اگر فتنہ کا خوف اور شہوت نہ ہو تو تہبند کے اوپر سے جائز ہے اور اس اصول کو تمام ممکنہ صورتوں کے ساتھ مفصلا بیان کیا گیا ہے اور اس کی ایک صورت ہے کہ کسی اجنبی عورت سے اس کے عضو مخصوص کو (علاج ومعالجہ کی غرض سے) واضح کیا جائے تو اس حصہ کو دیکھنا حرام ہو گا، چھونا نہیں (یعنی مرض وغیرہ کی تشخیص کے لئے چھونے کی ضرورت ہو تو وہاں چھونا جائز اور دیکھنا حرام ہو گا) اور رگ کھول کر فاسد خون نکالنے ، پچھنا لگانے اور علاج ومعالجہ کے لئے دیکھنا اور چھونا دونوں جائز ہیں۔

(مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج:4/215، کتاب النکاح)

5۔ کیا زوجین کا باہم ایک دوسرے کے زیر ناف بال کاٹنا جائز ہے؟

((حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ، قَالَ: "احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ". قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، قَالَ: " فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُرِيَهَا أَحَدًا، فَلَا تُرِيَنَّهَا". قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا، قَالَ: " فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ"))

سیدنا معاویہ بن حیدۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم اپنی شرمگاہیں کس قدر کھول سکتے ہیں اور کس قدر چھپانا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیوی یا لونڈی کے علاوہ ہمیشہ اپنی شرمگاہ چھپائے رکھو"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر لوگ ملے جلے رہتے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم ایسا کر سکو کہ تمہاری شرمگاہ کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں سے اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے"۔

Bahz bin Hakim narrated from his father that his grandfather said“ I said: 'O Messenger of Allah, with regard to our 'Awrah, what may we uncover of it and what must we conceal?' He said: 'Cover your 'Awrah, except from your wife and those whom your right hand possesses.' I said: 'O

Messenger of Allah, what if the people live close together?' He said: 'If you can make sure that no one sees it, then do not let anyone see it.' I said: 'O Messenger of Allah, what if one of us is alone?' He said: 'Allah is more deserving that you should feel shy before Him than People"'.

(سنن ابن ماجہ / کتاب: نکاح کے احکام و مسائل / باب: جماع کے وقت پردہ کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 1920، سنن ابی داود / الحمام 2 (4017)، سنن الترمذی / الأدب 26 (2769)، (تحفۃ الأشراف: 11380)، مسند احمد (5/3، 4)، شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا)

6۔ بغل اور زیر ناف بال نہ کاٹنے کی صورت میں نماز کی صحت پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اس سے نماز کی صحت پر کوئی اثر نہ ہوگا کیونکہ بغل اور زیر ناف بال کاٹنا نماز کی شرائط میں داخل نہیں ہے لیکن انسان کے لئے یہ مسنون ہے کہ وہ پابندی کے ساتھ اپنے زیر ناف اور بغل کے بال کاٹنے کا خیال رکھا کرے اور چالیس دن سے زیادہ انہیں چھوڑے نہ رکھے، جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً"))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے لیے میعاد مقرر ہوئی مونچھ کترنے کی اور ناخن

کاٹنے کی اور بغل کے بال نوچنے کی اور زیرِناف کے بال مونڈنے کی کہ نہ چھوڑیں ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ۔

Anas reported: A time limit has been prescribed for us for clipping the moustache, cutting the nails, plucking hair under the armpits, shaving the pubes, that it should not be neglected for more than forty nights.

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: فطرتی خصلتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 258)

اس لئے مومن کے لئے یہ مسنون عمل ہے کہ وہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے پابندی کے ساتھ ان بالوں کو زائل کرنے کا خیال رکھے۔

(نور علی الدرب، هل من شروط الصلاة إزالة شعر الإبط والعانة؟)

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الفصل العاشر

"انْتِقَاصُ الْمَاءِ"

یعنی پانی سے استنجاء کرنا

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

10:"انۡتِقَاصُ الۡمَاءِ"یعنی پانی سے استنجاء کرنا

1	پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت اور اس کی اہمیت
2	احادیث شریفہ کی روشنی میں پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت
3	زم زم سے استنجاء کرنے کا حکم
4	بہتے پانی میں وضوء اور استنجاء کرنے کا حکم

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

1) پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت اور اس کی اہمیت
2) احادیث شریفہ کی روشنی میں پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت

پہلی حدیث

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا سورة التوبة آية 108، قَالَ: كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ"))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا اہل قباء کی شان میں نازل ہوئی ہے، وہ لوگ پانی سے استنجاء کرتے تھے، انہیں کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی"۔

Narrated Abu Hurairah: The Prophet (ﷺ) said: The following verse was revealed in connection with the people of Quba': "In it are men who love to be purified" (ix. 108). He (Abu Hurairah) said: They used to cleanse themselves with water after easing. So the verse was revealed in connection with them.

(سنن ابی داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: پانی سے استنجاء کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 44، سنن الترمذی / التفسیر 10 (3100)، سنن ابن ماجہ / الطہارۃ 28 (357)،

(تحفۃ الاشراف:12309)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

2دوسری حدیث

((عَنْ أَنَسٍ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ "))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے نکلتے، میں اور ایک لڑکا دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔

Narrated Anas: Whenever Allah's Apostle went to answer the call of nature, I along with another boy from us used to go behind him with a tumbler full of water.

(صحیح بخاری / کتاب: وضو کے بیان میں / باب: کسی شخص کے ہمراہ اس کی طہارت کے لیے پانی لے جانا جائز ہے۔ حدیث نمبر: 151)

تیسری حدیث

((عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ "، وَفِي رِوَايَةِ

ابْنِ رُمْحٍ: مَكَانَ حِينَ، حَتَّى))

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قضائے حاجت کے لئے نکلے، ان کے پیچھے سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا ڈول لے کے گئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا (یعنی وضو کے وقت) پھر وضو کیا اور مسح کیا موزوں پر، ابن رمح کی روایت میں یوں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے حاجت سے (یعنی وضو سے)۔

The Mughira b. Shu'ba reported: The Messenger of Allah(ﷺ)went out for relieving himself. Mughira went with him carrying a jug full of water. When he (the Holy Prophet) came back after relieving himself, he poured water over him and he performed ablution and wiped over his socks; and in the narration of Ibn Rumh there is" till" instead of" when."

(صحیح مسلم / طہارت کے احکام و مسائل / باب: موزوں پر مسح کرنا۔ حدیث نمبر: 626)

چوتھی حدیث:

((عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى

الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ قَالَ: "يَا جَرِيرُ، هَاتِ طَهُورًا"، فَأَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ، وَقَالَ: بِيَدِهِ فَدَلَكَ بِهَا الْأَرْضَ"))

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم، قضائے حاجت کی جگہ آکر اپنی حاجت سے فارغ ہوئے، پھر فرمایا: "جریر! وضوء کا پانی لاؤ"، میں نے پانی حاضر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی سے استنجاء کیا، اور راوی نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔

Jarir narrated that: I was with the Prophet(ﷺ)and he went to Al Khala' (toilet) and relieved himself, then he said: "O Jarir, bring Tahur (a means of purification)." So I brought him some water and he performed Istinja' with water, (narrator said by indication with his hands) and the Prophet rubbed his hands on the ground.

(سنن نسائی / ابواب: فطری (پیدائشی) سنتوں کا تذکرہ / باب: استنجاء کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنے کا بیان ۔حدیث نمبر: 51 ، سنن ابن ماجہ / الطھارۃ 29 (359)، سنن الدارمی / الطھارۃ 16 (706)، (تحفۃ الاشراف: 3207)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا)

پانچویں حدیث:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ، أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ، فَاسْتَنْجَى "

قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ، فَتَوَضَّأَ

قَالَ أَبُو دَاوُد: وَحَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ أَتَمُّ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کے لیے جاتے تو میں پیالے یا چھاگل میں پانی لے کر آپ کے پاس آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاکی حاصل کرتے۔

ابوداود کہتے ہیں: وکیع کی روایت میں ہے: ”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ زمین پر رگڑتے، پھر میں پانی کا دوسرا برتن آپ کے پاس لاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے وضو کرتے“۔

ابوداود کہتے ہیں: اسود بن عامر کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

Narrated Abu Hurairah: When the Prophet (ﷺ) went to the privy, I took to him water in a small vessel or a skin, and he cleansed himself.

Abu Dawud said: In the Hadith of waki'I:

He then wiped his hand on the ground. I then took to him another vessel and he performed ablution.

Abu Dawud said: The tradition is transmitted by al-Aswad bin Amir is more perfect.

(سنن ابی داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: آدمی استنجاء کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر دھوئے۔ حدیث نمبر: 45، سنن ابن ماجہ / الطہارۃ 29(358)، 61(473)، (تحفۃ الاشراف: 14886)، سنن الدارمی / الطہارۃ (15/703)، مسند احمد (2/311، 454)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا)

6 چھٹی حدیث:

((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ"

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ تم عورتیں اپنے شوہروں سے کہو کہ وہ پانی سے استنجاء کیا کریں، میں ان سے (یہ بات کہتے) شرما رہی ہوں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

Aishah said: Encourage your Husbands to clean themselves with water, for I am too shy of them, and Allah's Messenger would do that".

وَفِي الْبَاب عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: يَخْتَارُونَ الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ، وَإِنْ كَانَ الِاسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ

عِنۡدَهُمۡ. فَإِنَّهُمۡ اسۡتَحَبُّوا الِاسۡتِنۡجَاءَ بِالۡمَاءِ وَرَأَوۡهُ أَفۡضَلَ، وَبِهِ يَقُولُ: سُفۡيَانُ الثَّوۡرِيُّ , وَابۡنُ الۡمُبَارَكِ , وَالشَّافِعِيُّ , وَأَحۡمَدُ , وَإِسۡحَاق))

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس باب میں سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی، انس، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے، وہ پانی سے استنجاء کرنے کو پسند کرتے ہیں اگرچہ پتھر سے استنجاء ان کے نزدیک کافی ہے پھر بھی پانی سے استنجاء کو انہوں نے مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

(سنن ترمذی / کتاب: طہارت کے احکام و مسائل / باب: پانی سے استنجاء کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 19)

3۔ زم زم سے استنجاء کرنے کا حکم

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے زمزم سے استنجاء کرنے کے تئیں استفسار کیا گیا تو فرمایا:

" صحیح احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ زمزم کا پانی، شرف و رتبہ کا حامل اور بابرکت ہے اور صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں یہ فرمان ثابت ہے:

((...إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعۡمٍ...))

...۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے

اور کھانے کی طرح پیٹ بھر دیتا ہے۔۔۔

The Prophet ﷺ said: It is blessed (water) and it also serves as food.

(صحیح مسلم / صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب / باب: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ۔حدیث نمبر:2473)

اور ایک عمدہ و جید سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی میں یہ اضافہ ہے "**وشفاء سقم** "یعنی اس میں بیماری کی شفا ہے"

بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے اس زیادتی کو جید قرار دیا ہے

https://www.dorar.net/hadith/sharh/121831

لہذا اس صحیح حدیث میں زمزم کے پانی کی فضیلت کی دلیل ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ زمزم، کھانا اور بیماری کی شفاء ہے اور سنت یہی ہے کہ اس کو پیا جائے جس طرح نبی ﷺ اس کو پیا کرتے تھے، اور یہ بھی جائز ہے کہ اس سے وضوء اور استنجاء کیا جائے اور اگر ضرورت پیش آجائے تو اس سے غسل جنابت بھی کیا جاسکتا ہے۔

(مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز:10/ 27)

بعض علماء کرام نے اس بات پر اجماع نقل کیا کہ زم زم سے استنجاء اور غسل جنابت نہیں کیا جاسکتا۔

4۔ بہتے پانی میں وضوء اور استنجاء کرنے کا حکم

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب تک پانی جاری ہو تو پہلے والے کے وضوء کرنے سے وہ نجس نہیں ہو گا، ہر ایک اس سے وضوء کر سکتا ہے کیونکہ بہتے پانی میں ایسا زور و توانائی ہوتی ہے جو پانی کو نجاست سے بچائے رکھتی ہے اور اعضاء وضوء دھونے سے وضوء کا پانی نجس نہیں ہو جاتا اور اعضاء سے بہنے والا پانی نجس نہیں بلکہ طاہر و پاک ہوتا ہے اور اگر اس میں کسی کے استنجاء کرنے کا خدشہ و خوف ہو، جبکہ ایسا کرنا کسی کے لئے مناسب نہیں بلکہ پانی سے باہر استنجاء کرنا چاہئے اور اس بہتے پانی سے پانی لیتے ہوئے اس کے باہری حصہ میں استنجاء کرنا چاہئے اور وہ پرنالے کے باہر استنجاء کرے اور اگر وہ اسی پرنالے میں استنجاء کرے اور وضوء کرنے والا دوسرا شخص اس سے دوری پر ہو تو اس کے وضوء یا غسل کی صحت پر اس شخص کے استنجاء کرنے سے کوئی اثر نہ ہو گا کیونکہ پانی کی قوت کی وجہ سے نجاست اس جاری پانی میں تحلیل ہو کر اپنی اصل کھو دیتی ہے اور اس پرنالہ کے پانی کے اوپری یا نچلے حصہ سے وضوء کرنے والے کو کوئی نقصان نہ ہو گا اگر وضوء کرنے والا استنجاء کرنے والے سے نچلے حصہ سے دور ہو، لیکن بہتا پانی نہ ہو تو اس میں نہ استنجاء کرنا جائز ہے اور نہ ہی اس پانی سے غسل جنابت؛ کیونکہ وہ جاری پانی نہیں ہے۔۔۔ بلکہ کسی کچے تالاب و حوض وغیرہ میں رکا ہوا پانی ہے۔

(نور علی الدرب، حکم الوضوء والاستنجاء فی الماء الجاری والراکد)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com I www.askislampedia.com I www.askmadani.com

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Alim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A.;
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyderabad, TS, INDIA.
+91 92906 21633 (WhatsApp only)